فنِ یادداشت

اور

انگریزی الفاظ

تصنیف

پروفیسر عبدالغنی

ترجمہ

محمد اشتیاق ملک

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

فنِ یادداشت

اور

انگریزی الفاظ

تصنیف

پروفیسر عبدالغنی

ترجمہ

محمد اشتیاق ملک

فضلِ ربّی پریس ، بیسمنٹ خورشید پیلس ، کشمیر روڈ ، صدر ، راولپنڈی

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

138556

نام کتاب ----------- فنِ یادداشت اور انگریزی الفاظ

مصنّف ----------- پروفیسر عبد الغنی

مترجّم ----------- محمد اشتیاق ملک

اشاعت ----------- اوّل ۱۹۹۹ء

تعداد ----------- ایک ہزار

طابع ----------- فضلِ ربّی پریس، راولپنڈی

قیمت ----------- -/175 روپے

ملنے کے پتے :

1۔ بُک سنٹر، 32 حیدر روڈ، راولپنڈی

2۔ صاحبزادہ محمد الیاس، چک بہرام، جہلم

3۔ المدینہ سٹیشنری ہاؤس، پنجاڑ روڈ، کہوٹہ (راولپنڈی)

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم

Marfat.com

اپنے برادرِ عزیز

ریاض احمد عرف 'برادران' سلمہٗ اللہ تعالیٰ

کے نام

ترا جوہر ہے نوری پاک ہے تو
فروغِ دیدۂ افلاک ہے تو
ترے صیدِ زبوں افرشتہ و حور
کہ شاہینِ شہِ لولاکؐ ہے تو

اقبالؒ

Marfat.com

فہرست

1 ۔ کچھ مصنف کے بارے میں	2
2۔ مترجم کے قلم سے	5
3۔ پیشِ لفظ	8
4۔ فنِ یادداشت کیوں ضروری ہے؟	11
5۔ فنِ یادداشت، کیا اور کیسے!	15
6۔ فنِ یادداشت کے طریقے (I)	23
7۔ فنِ یادداشت کے طریقے (II)	31
8۔ طرزِ تدریس	40
9۔ اختتامیہ	50
10۔ سفارشات	52

Marfat.com

کچھ مصنّف کے بارے میں

پروفیسر عبد الغنی جو اس وقت گورنمنٹ کالج کلر سیداں ضلع راولپنڈی میں انگریزی کے اسسٹنٹ پروفیسر ہیں، علمی دنیا کی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ یہ ان کے تعلیم و تعلّم کے ساتھ طبعی لگاؤ کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے مقابلے کے امتحان (CSS) میں نمایاں کامیابی حاصل کی لیکن شعبۂ تعلیم کو ترجیح دی۔ اس طرح انھوں نے دنیاوی جاہ و جلال اور آسائشوں کو علم کی قربان گاہ پر قربان کر دیا۔ وہ فطرتاً تدریس اور کثرتِ مطالعہ کے دلدادہ ہیں۔ یہاں یہ بتانا نہایت مناسب ہو گا کہ یہ ان کے عالی مرتبت والدِ گرامی تھے جنھوں نے اپنے ہونہار بیٹے کے اندر حصولِ علم کی تڑپ پیدا کر کے اس جذبے کی نشوونما کی۔ یہ علم کی جستجو ہی تھی جو پروفیسر عبدالغنی کو ایک عظیم فاضل شخصیت کے روپ میں تبدیل کرنے میں معاون ثابت ہوئی۔

انھوں نے اپنی زندگی کے چوالیس سال حصولِ علم کے لیے وقف کیے اور نمایاں کامیابی کے ساتھ ایم - اے کی تین ڈگریاں (انگلش، اردو، تاریخ) پنجاب یونیورسٹی لاہور سے، ایک ڈگری (فارسی) قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے اور ایک ڈگری (تدریسِ انگریزی بطورِ زبانِ خارجی --- TEFL) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

Marfat.com

اسلام آباد سے حاصل کی۔ اس طرح وہ ایم۔اے کی پانچ ڈگریوں کے حامل ہیں۔ قابلِ تحسین بات یہ ہے کہ ان پانچوں امتحانات میں انھوں نے متعلقہ یونیورسٹیوں میں امتیازی حیثیتیں حاصل کی ہیں۔

موصوف ایک فاضل محقق بھی ہیں اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے اقبالیات میں ایم ۔ فل بھی کر چکے ہیں۔ ان کے ایم فِل کے تحقیقی مقالے "فارسی نظم گوئی میں مقامِ اقبال" کو علمی دنیا میں زبردست پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ یہ مقالہ بزمِ اقبال، لاہور کے تحت زیرِ اشاعت ہے۔ یہ بلاشبہ ان کا امتیاز ہے جو ان کے علم کے ساتھ لگاؤ کا منہ بولتا ثبوت اور ان کی ہمہ جہت شخصیت کی عظمت کا عکّاس ہے۔ آج کل وہ کلامِ اقبال کے انگریزی تراجم پر پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہے ہیں۔

ان کا پیغام ان لوگوں کے لیے جو ان کے پاس آتے ہیں، یہی ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں۔ پروفیسر صاحب ان ہزاروں نوجوانوں کے لیے فیض کا منبع ہیں جنھوں نے ان کی تحریک اور رہنمائی سے مختلف علمی شعبوں میں اپنی استعداد بڑھائی ہے۔ ان کے ہاں ہزاروں کتب پر مشتمل ایک بہت بڑی لائبریری بھی موجود ہے۔ تعلیمی سرگرمیوں میں ان کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ان کی خود اپنی تعلیم اور اپنے دوستوں کی تعلیم و تربیّت پر ہمہ وقت توجہ انشاء اللہ ایک نئے عہد کا باعث بنے گی، کم از کم ان کے لیے جو ان کی صحبت سے مستفید ہوتے ہیں۔

پروفیسر صاحب نے جب سے انگریزی زبان کا مطالعہ شروع

Marfat.com

کیا تب سے علم الصوت(Phonetics) اور فنِ یادداشت (Mnemonics) مسلسل ان کی دلچسپی کے اہم موضوع رہے ہیں۔ انھوں نے ان شعبوں میں خاطر خواہ ترقی کی ہے۔ ان کی فنِ یادداشت پر موجودہ کتاب آموزشِ عمومی اور بالخصوص انگریزی الفاظ سیکھنے کے شعبہ میں ایک بے مثل اضافہ ہے۔ پروفیسر عبد الغنی صاحب نے مستقبل کے محققین کے لیے ایک نئی راہ متعین کی ہے اور طلباء کے ذخیرۂ الفاظ کو بڑھانے اور ذہن میں محفوظ رکھنے کے لیے رہنمائی مہیا کی ہے۔ یہ کتاب اس سلسلہ کی پہلی کاوش ہے جس نے وہ نئی راہیں کھولی ہیں جو پاکستان میں اب تک غیر متعارف تھیں۔ اس کاوش پر مصنف کو اس شعبہ میں پیش رو کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا۔

پروفیسر حسن اختر
صدر، شعبۂ انگریزی
گورنمنٹ کالج آف کامرس
راولپنڈی۔

Marfat.com

مترجم کے قلم سے!

خدائے بزرگ و برتر کا شکر گزار ہوں کہ مصنفِ کتاب جناب پروفیسر عبدالغنی صاحب کی خواہش پر مجھے اس کتاب کا ترجمہ کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ پروفیسر عبدالغنی صاحب کو اللہ تعالی نے ایک ہمہ گیر شخصیت سے نوازا ہے۔ یہ ہمہ گیریت ان کی مختلف علوم تک رسائی میں محسوس کی جا سکتی ہے۔ آپ ایک نامور مذہبی محقق اور ایک مستند روحانی رہنما ہیں۔

تعلیمی میدان کے وسیع تجربے نے آپ کو پاکستانی طلباء کو انگریزی زبان سکھانے کے لیے ایک نئے طریقۂ کار کو وضع کرنے پر ابھارا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں مصنف نے اپنے تخلیقی افکار کے ذریعے فنِ یادداشت کے متعلق دلچسپ اور پرکشش فارمولے پیش کیے ہیں جو یقیناً طلباء اور اساتذہ کے لیے نئی راہیں کھولیں گے اور قارئین کی تربیتِ حافظہ، خاص طور پر انگریزی زبان سے متعلق معلومات کو ذہن نشین کرنے کے لیے تحریک پیدا کریں گے۔ یہ طریقے نہ صرف طلباء میں نئی چیزوں کو یاد کرنے کے لیے ذہنی رویّوں میں تبدیلی پیدا کریں گے بلکہ ان کی تخلیقی قوت کو بھی بڑھانے کا باعث ہوں گے۔ اگرچہ ان طریقوں میں بنیادی اہمیت انگریزی زبان سیکھنے کو دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود دوسرے مضامین کو یاد کرنے کے بھی وسیع مواقع مہیا کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

درحقیقت میرے لیے یہ ایک بہت ہی مشکل کام تھا کہ میں ایسے عظیم تحقیقی کام کا ترجمہ کروں، لیکن میں نہایت عاجزی کے ساتھ مصنفِ کتاب کا شکرگزار ہوں کہ انھوں نے ترجمے کے دوران میری مدد اور رہنمائی فرمائی، خاص طور پر ان اصطلاحات کی توضیح اور ترجمہ میں جن کے متبادل الفاظ شاید ہی اردو زبان میں موجود ہوں، کیونکہ ابھی تک اردو زبان میں اس موضوع پر کوئی کام نہیں ہوا۔

یہاں یہ کہنا کافی ہو گا کہ فنِ یادداشت کے متعلق جو کچھ اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے وہ ترغیب دہندہ، عالمانہ اور دستاویزی شہادتوں سے مملو ہے۔ تمام حوالہ جات نامور ماہرینِ لسانیات کی کتب سے لیے گئے ہیں۔ آخر میںؑ میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ کتاب ایک شاندار کوشش ہے۔ اپنی وسعتِ نظر میں یہ یقیناً بے مثل ہے۔ جس انداز سے اس کتاب میں فنِ یادداشت کو پیش کیا گیا ہے وہ لازماً ہر ذی فہم قاری کی توجہ کو جلب کرے گا۔

محمد اشتیاق ملک

Marfat.com

قارئینِ کرام کی توجہ کے لیے!

قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ کتابِ ہٰذا کے اردو ترجمے میں دیے گئے حوالہ جات درج شدہ نمبروں کی ترتیب کے مطابق اس کتاب کے انگریزی متن میں ملاحظہ فرمائیں۔ چونکہ تمام حوالہ جات انگریزی متون سے لیے گئے ہیں اور ان کا اندراج بھی انگریزی طرز پر ہی ممکن تھا، اس لیے تکرارِ محض سے بچنے کے لیے یہ حوالہ جات صرف انگریزی حصے میں ہی متعلقہ ابواب کے آخر میں درج کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ فہرستِ منابع (Bibliography) بھی انگریزی متن کے آخر میں درج کی گئی ہے۔

مصنّف

Marfat.com

پیش لفظ

زیرِ نظر کتاب قدرے اضافہ و ترمیم کے ساتھ اس تحقیقی اور تخلیقی مواد پر مشتمل ہے جو میں نے ریسرچ پیپر کے طور پر ایم-اے تدریسِ انگریزی بطورِ زبانِ خارجی (TEFL) کے لیے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کو پیش کیا- جب میں نے اپنے ریسرچ پیپر کے لیے اس نامانوس موضوع کا انتخاب کیا تو اساتذہ انگشت بدنداں ہو کر رہ گئے، بلکہ اکثر نے میرا سپروائزر بننے سے معذرت کر لی- تاہم بھلا ہو پروفیسر عبدالحفیظ صاحب کا کہ جنھوں نے اپنی علم دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے میرا سپروائزر بننے کی ذمہ داری قبول فرمائی اور اس طرح یہ موضوع مسترد ہونے سے بچ گیا-

میری طرف سے اس موضوع کا انتخاب محض وقتی اور ہنگامی نہیں تھا بلکہ علومِ ذہن(Mind Sciences) شروع ہی سے میری دلچسپی کے محور رہے ہیں- علمِ یادداشت بھی انھی نادر علوم میں سے ایک ہے- بفضل اللہ یہی وہ علم ہے جس نے مجھے پہلی جماعت سے لیکر پی-ایچ-ڈی تک حیرت انگیز کامیابیوں سے ہمکنار کیا ہے- میری اکثر یہ خواہش رہی ہے کہ اس سرچشمۂ فیض سے زیادہ سے زیادہ احباب کو مستفید کیا جائے-

میں نے ایم-اے تدریسِ انگریزی کے ابتدائی کورسوں میں قوانینِ حافظہ کا استعمال کر کے نمایاں کامیابیاں حاصل کر لی تھیں،

Marfat.com

لہذا مجھے کامل یقین تھا کہ اگر آخری تحقیقی کام بھی اسی موضوع پر کیا جائے تو اہلِ علم کے لیے موجبِ قبولیت ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مجھے اساتذہ، طلباء اور محققین کی جانب سے اس قدر تحسین ملی اور اس مواد کی اشاعت پر اصرار اس قدر بڑھا کہ میں نے عدیم الفرصتی کے باوجود اس مختصر کتاب کو شائع کرانے کا ارادہ کر لیا۔

یہ کتاب بہت پہلے منظرِ عام پر آ جاتی، لیکن اردو خوان طبقے (خصوصاً طلباء) نے اس بات پر اصرار شروع کر دیا کہ انگریزی متن کا اردو ترجمہ بھی کر دیا جائے تاکہ انگریزی میں کم استعداد رکھنے والے حضرات بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ چنانچہ میں نے یہ کام اپنے ایک عزیز محمد اشتیاق ملک صاحب کے سپرد کر دیا۔ انھوں نے نہایت محنت اور لگن سے یہ فریضہ انجام دیا۔ اس طرح یہ مواد اردو خوان طبقے تک بھی پہنچاتے ہوئے ہم قلبی مسرت محسوس کر رہے ہیں۔ عزیزم اشتیاق ملک اپنی اس کاوش پر بلاشبہ خصوصی شکریے کے مستحق ہیں۔

قارئینِ کرام کو یہ کتاب خاصی مختصر محسوس ہو گی۔ دراصل یہ انگریزی زبان کے اساتذہ کی رہنمائی کے لیے لکھی گئی ہے، اور اس میں ابتدائی مقالے کے مواد ہی کو پیش کیا گیا ہے، مزید تحقیقی مواد شامل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ کچھ محدود اضافہ جات صرف تعارفی اور توضیحی مواد میں ہیں۔ حوالہ جات کا انداز بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔ آپ کو اس کتاب کے اختصار میں

Marfat.com

جامعیت کا احساس ضرور ہو گا۔ اگر آپ چاہیں تو اس کے مواد کو کئی کتب تک پھیلا سکتے ہیں۔

یہ کتاب نظری سے زیادہ عملی نوعیت کی ہے۔ آپ اس میں پیش کیے گئے قوانین کو اپنی عادت بنانے کی کوشش کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ نہ صرف انگریزی بلکہ ہر نئی زبان بہ آسانی سیکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اگر آپ اس موضوع کے بارے میں زیادہ سنجیدہ ہیں اور اس کتاب میں دی گئی "کتابیات" میں سے چند کتب کا مطالعہ کر کے ان میں درج شدہ قوانینِ حافظہ کو اپنی زندگی کے ہر شعبے میں استعمال میں لانا چاہتے ہیں تو یقین رکھیے کہ حیرت انگیز کامیابیاں آپ کی منتظر ہیں۔

عبد الغنی

راولپنڈی

28 مارچ 1999ء

Marfat.com

فنِ یادداشت کیوں ضروری ہے؟

ایک غیرملکی باشندہ جب انگریزی کو بطورِ خارجی زبان کے سیکھتا ہے تو ابتدائی سطح پر وہ دو بڑے مسئلوں سے دوچار ہوتا ہے:

(ا) انگریزی ایک عالمگیر زبان ہے اور میریوپئی (Mario Pei) کے الفاظ میں، "اندازاً انگریزی کے الفاظ کی کل تعداد ایک ملین ہے۔ یقیناً کوئی غیر معمولی شخص ہی اس کل تعداد میں سے ایک لاکھ الفاظ سے زیادہ جانتا ہو گا۔"[1] خوش قسمتی سے اگر کوئی شخص ایک لاکھ الفاظ جانتا ہو تو بجا طور پر وہ ایک ماہرِ زبان شمار ہو گا، ورنہ ایک عام شخص بمشکل تیس ہزار الفاظ کی حد کو عبورکرتا ہے۔ اسی مصنف کے الفاظ میں "ہر استعمال کنندہ اکثر ہزاروں اضافی الفاظ کا سامنا کرتا ہے اور اگر وہ اپنی ذات سے مخلص ہے، تو اسے ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ وہ انھیں نہیں جانتا۔"[2]

ایس ایچ برٹن (S.H.Burton) انگریزی لغت کو خصوصی انداز میں پرکھتے ہوئے لکھتا ہے، "آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں تقریباً نصف ملین الفاظ مندرج ہیں ----- ممتاز ماہرینِ لسانیات شاید پچیس یا تیس ہزار الفاظ کا مجموعہ یاد رکھتے ہوں۔ ایک اوسط درجہ کا تعلیم یافتہ شخص اندازاً بارہ سے پندرہ ہزار الفاظ کا ذخیرہ رکھتا ہے۔"[3]

Marfat.com

ان ماہرینِ لسانیات کے بیانات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انگریزی بہت وسیع ذخیرۂ الفاظ رکھتی ہے اور اس پر دسترس ایک مشکل کام ہے۔

انگریزی لغت کی یہ وسعت اتنی پیچیدہ ہے کہ اس نے خود کو شاخ در شاخ بہت سی سمتوں میں تقسیم کیا ہوا ہے، مثال کے طور پر:

1۔ ادائیگئ الفاظ کے مسائل

2۔ ہجوں کے مسائل

3۔ مستعار اور غیرملکی الفاظ کے مسائل

4۔ لفظی گروہوں (Word Clusters) کے مسائل

(ا) ایسے الفاظ جن کی ساخت کا مادہ ایک ہو

(ب) مترادف یا ہم معنی الفاظ

5۔ فعل کی اقسام اور قواعِد جمع کے مسائل

6۔ مخفف اور دوسرے نئے الفاظ کے مسائل

7۔ الفاظ کی تاریخ اور ان کے معنوی ارتقاء کے مسائل

الزبتھ (Elizabeth)، مورس کلولے (Morse Cluley) اور رچرڈ ریڈ (Richard Read) نے اپنی کتاب 'Power Vocabulary' (1988) میں لغت کے 59 مشکل پہلوؤں کی نشاندہی کی ہے۔

(ب) دوسرا مسئلہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے۔ جب تک بار بار نہ دہرائیں ہم عام طوَر پر بہت سی معلومات جو ہمارے حافظے میں محفوظ ہوتی ہیں، بھولنے لگتے ہیں۔ اس وجہ سے ایک سیکھنے

Marfat.com

والے کو بار بار لغت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک نہایت اکتا دینے والا کام ہے خصوصاً ایک غیرملکی نو آموز کے لیے۔

ان تمام مسائل کی موجودگی میں ببانگِ دہل یہ کہا جا سکتا ہے کہ کسی لفظ اور اس کے معنی کو یاد کرنا اس لفظ کے ساتھ ایک وقتی اور صرف سر ہلانے کی حد تک واقفیت سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس صورتحال کی سنجیدگی کو محسوس کرتے ہوئے میکس ویل نرنبرگ **(Maxwell Nurnberg)** لکھتا ہے، ''ذخیرۂ الفاظ بڑھانے میں زیادہ مسئلہ نئے الفاظ ڈھونڈنے یا ان کے معنے تلاش کرنا نہیں، بلکہ اصل مسئلہ ان کو یاد کرنے اور ان کو ہمیشہ کے لیے اپنے ذہن میں بٹھانے کا ہے۔'' [4]

اس لیے زیرِنظر کتاب میں میں نے ایسے انگریزی الفاظ یاد کرنے کے سوال کو اٹھایا ہے جن کی ادائیگی، ہجّے اور معانی پاکستانیوں کے لیے نامانوس ہیں۔ سیکھنے والوں کا معیار میرے ذہن کے مطابق بی-اے اور اس سے بالاتر طلباء کا ہے جن کی اہم ضرورتیں مندرجہ ذیل ہیں :

(ا) جو کالج / یونیورسٹی اور مقابلہ کے امتحان دینا اور کامیاب ہونا چاہتے ہیں

(ب) جو مؤثر طور پر خط و کتابت، کاروبار اور بات چیت کے قابل ہونا چاہتے ہیں

(ج) جو مزید علمی تحقیق/ تحصیل علم کے لیے تیاری کرنا چاہتے ہیں

Marfat.com

میرے مطالعہ اور تجربے نے مجھے قائل کر دیا ہے کہ فنِ یادداشت کے ذریعہ سے ان مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ بنابریں میں نے ان قوانینِ یادداشت کو اپنے تعلیمی ماحول میں قابلِ اطلاق بنانے کی کوشش کی ہے۔ امیدِ واثق ہے کہ میری یہ کوشش ہمارے پاکستانی طلباء میں انگریزی کے خوف کو کم کرے گی اور اسے سیکھنے کی رفتار میں اضافے کا باعث بنے گی۔

Marfat.com

فنِ یادداشت : کیا اور کیسے ؟

(Mnemonics : What And How ?)

ذخیرۂ الفاظ کو بڑھانے کے پانچ طریقے :

ہم سب الفاظ کے معانی جاننے کے لیے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں۔ میکس ویل نرنبرگ (Maxwell Nurnberg) نے الفاظ کے معانی جاننے کے لیے ہمارے عام طریقوں کا لبِ لباب بیان کیا ہے :[1]

(ا) بالعموم کسی لفظ تک ہماری رسائی پڑھنے اور سننے کے حوالے سے ہوتی ہے۔ جب ہم اس حوالہ کو دوبارہ یاد کرتے ہیں تو عموماً ہم اس قابل ہو جاتے ہیں کہ اس مخصوص لفظ کے معنی کو دوبارہ ذہن میں لا سکیں۔ یہ ایک بالکل قدرتی طریقہ ہے جسے ہر کوئی استعمال کرتا ہے۔

(ب) بعض اوقات ایک لفظ کے سابقے کی پہچان سے ہم اس کے معنی اخذ کر لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر دو سابقے 'bi' (two) اور 'mono' (one) 'bicycle' اور 'monologue' جیسے الفاظ کے معنی جاننے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

(ج) بسا اوقات الفاظ کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنے سے ان کے معانی کا تعین ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر

Marfat.com

لفظ 'sometimes' کو دو قابلِ شناخت حصوں میں تقسیم کر دیا جائے جیسے 'some' اور 'times' تو یہ بچوں کے لیے بھی یاد کرنے میں یکساں طور پر آسان ہو جائے گا۔

(د) علمِ اللسان کے ماہرین الفاظ کے مادوں کے بارے میں گہری چھان بین کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر مادے 'spec'، 'spect' اور 'spectro' جن کے معنی پاسبانی کرنا، دیکھنا یا مشاہدہ کرنا ہیں، ہمیں اس طرح کے الفاظ سمجھنے میں رہنمائی کرتے ہیں:

spectacular, spectacle, spectator, specter, spectral, spectrogram, spectrophobia, spectrum, spectroscope, spectrophone, spectroheliosope, spectroheliograph, spectrometry, specimen, specialist, special, species, specious, etc.

یہ ذخیرۂ الفاظ بڑھانے کی ایک بہترین علمی صورت ہے۔

(ہ) کچھ الفاظ کے لفظی منابع تاریخ میں پائے جاتے ہیں۔ جب ان کے ماضی سے پردہ اٹھایا جاتا ہے تو انھیں یاد کرنے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ایسے الفاظ جیسے 'Achilles' heel'، 'Herculean task'، 'Olympic' یا 'Pandora's box' کو ان کے تاریخی پس منظر کے حوالے سے بہتر طور پر سمجھا اور حافظہ میں محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

قانون ربط (Law Of Association)

ہر نوآموز اوپر دیے گئے پانچ طریقوں میں سے کچھ یا پانچوں کو استعمال میں لاتا ہے۔ اگر ہم ان طریقوں کے بنیادی تصورات کی چھان بین کریں تو ایک حیرت انگیز حقیقت روشن ہوتی ہے کہ ان تمام طریقوں کی اساس ربطِ باہمی کا قانون ہے جس کی بنا پر ہم معلوم سے نامعلوم کی طرف سفر کرتے ہیں یعنی ہم جاننے اور نہ جاننے کے درمیان ربط قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

فنِ یادداشت : ایک لفظی تجزیہ (Mnemonics : A Word Analysis)

الفاظ سیکھنے کے مذکورہ بالا پانچ طریقوں اور قانون ربط کو مدنظر رکھتے ہوئے اب ہم اپنے پیشِ نظر لفظ 'Mnemonics' کا تجزیہ کرتے ہیں۔ میکس ویل نرنبرگ (Maxwell Nurnberg) اس لفظ کا ساختیاتی تجزیہ پیش کرتا ہے :

'Mnemonics' ہم تک ایک یونانی مادے 'MNE' سے آیا ہے جس کے معنی 'یاد کرنے' کے ہیں۔ ہم اس لفظ کے معنی کا چند ایسے الفاظ کے ذریعے جو کہ MNE کے مادے سے ماخوذ ہیں ، واضح تعین کر سکتے ہیں۔ ایک شخص جس کو 'amnesia' کی بیماری ہو، وہ ہوتا ہے جس کی یادداشت کھو چکی ہو۔ یہاں سابقہ 'a' ایک فیصلہ کن 'no' کی آواز دے رہا ہے۔ ایک حکومت جو باغی شہریوں کے ایک ٹولہ

Marfat.com

کو 'amensty' (معافی) کی پیشکش کرتی ہے،حقیقت میں کہہ رہی ہے کہ 'Let us forget it' (ہمیں بھول جانا چاہیے) - یونان کی یادداشت کی دیوی 'Mnemosyne' ایک متلون مزاج عورت تھی-[2]

'Mnemosyne' جو یونانی الٰہیات میں یادداشت کی دیوی کا نام ہے، ہمیں واپس لفظ 'Mnemonics' کے تاریخی پس منظر میں لے جاتا ہے- ایڈتھ ہملٹن (Edith Hamilton) کے بقول:

'Mnemosyne' فنون لطیفه کی نو (9) یونانی دیویوں کی ماں تھی جو کہ 'Muses' کہلاتی ہیں- یہ تعداد میں نو (9) تھیں جو یونان کے سب سے بڑے دیوتا 'Zeus' اور یادداشت کی دیوی 'Mnemosyne' کی بیٹیاں تھیں -[3]

یہ آسان حوالہ ہمارے قیاس کرنے کے لیے کافی ہے کہ تمام علوم کی ماں یادداشت ہے- اس لیے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی خاطر دانشمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم ایسے اسالیب اور طریقے اختیار کریں جو ہماری یادداشت کو تیز اور اس کے حفظ کرنے کی طاقت کو بڑھا سکیں- چنانچہ فنِ یادداشت ، جیسا کہ نفسیات کی لغت میں تعریف کی گئی ہے، "یادداشت کو مصنوعی طریقوں کی مدد سے بہتر بنانے والا فن ہے-"[4]

جیفری بڈورتھ (Geoffrey Budworth) نسبتاً ایک جامع تعریف پیش کرتا ہے :

فنِ یادداشت ایسے طریقے ہیں جو یاد کرنے میں معاون ہوتے

Marfat.com

ہیں مثلاً قوافی، مخففات یا دیگر حرفی یا لفظی ترتیبیں۔[5]

یادداشت (Memory)

فنِ یادداشت کے نظریہ کو مزید واضح کرنے کے لیے یہ بہت ضروری ہو گا کہ یادداشت کے کچھ بنیادی اور مددگار حقائق کو جانا جائے۔ نفسیات کی لغت یادداشت کو یوں بیان کرتی ہے، ''ماضی کے تمام تجربات جو یاد رکھے جا سکتے ہوں۔''[6] یاد کرنے کے تین درجے ہیں، جیسا کہ جان مینگر (Joan Minninger) نے اپنی کتاب 'Total Recall' میں بحث کی ہے:

(ا) فوری یادداشت (Immediate Memory)

''فوری یادداشت'' ڈاکٹر جے مینگر کے خیال میں ''وہ یادداشت ہے جو دو سیکنڈ کے بعد ختم ہو جائے اور ہمیں لگاتار سرگرم عمل رکھے، جیسے کمرے میں چلنا یا کوئی جملہ پڑھنا۔''[7]

(ب) مختصر مدت کی یادداشت (Short Term Memory)

اسی مصنف کے مطابق " مختصر مدت کی یادداشت تازہ یادداشت ہے ---- جو چند منٹ، گھنٹے یا دنوں تک رہے۔ آپ غالباً کہہ سکیں گے کہ آپ نے کل ناشتہ میں کیا کھایا تھا، ممکن ہے اس سے اگلے دن کے بارے میں بھی درست بتا سکیں، لیکن آپ سے ایک ہفتہ یا مہینہ پہلے کے ناشتے کے بارے میں پوچھنا یقیناً بے سود ہو گا،

Marfat.com

جب تک کہ وہ ایک بہت اہم قسم کا ناشتہ نہ ہو۔"[8]

(ج) دیرپا یادداشت (Long Term Memory)

وہ کہتا ہے کہ "دیرپا یادداشتیں، وہ منتخب ذخیرہ گاہیں ہیں جہاں ہم چاہتے ہیں کہ تمام نامانوس ناموں، تاریخوں اوراعداد کو محفوظ کر لیں۔ جب ہم یاد کرنے کے بارے میں بات کرتے ہیں تو ہم عام طور پر دیرپا یادداشت کے بارے میں بات کر رہے ہوتے ہیں۔"[9]

اس ابہام کے باوجود جو علمِ نفسیات کے اس پہلو پر چھایا ہوا ہے، ڈاکٹر جے سیننگر ان تینوں درجوں کی یادداشت میں حافظہ کی استعداد اور میعاد کی ایک تفصیل بیان کرتا ہے۔[10] ذیل میں اس خیال کا جدولی تعارف دیا جاتا ہے:

	فوری یادداشت	مختصر مدت کی یادداشت	دیرپا یادداشت
استعداد	ہزارہا	سات چیزیں	غیر محدود
میعاد	دو سیکنڈ یا اس سے کم	تیس سیکنڈ یا اس سے کم	ہمیشہ کے لیے

ظاہر ہے کہ نئی زبان کا سیکھنا دیرپا یادداشت سے متعلق ہے۔ لہٰذا فنِ یادداشت کا کام دیرپا یادداشت میں لاتعداد الفاظ کو ہمیشہ کے لیے حفظ کرنے میں مدد دینا ہے۔

فنِ یادداشت: ایک مصدقہ فن (Mnemonics: An Authentic Art)

فنِ یادداشت کوئی اتفاقی اور بے ہنگم خیالات کا مجموعہ نہیں۔ یہ ایک مستند فن ہے اور بہت نمایاں شخصیات نے ہر عہد میں اسے

Marfat.com

اہم مطالعات کے لیے استعمال کیا ہے۔ اس کی تاریخ کا مختصر جائزہ لینے کے لیے ڈاکٹر جے سیننگر کی کتاب **'Total Recall'** (صفحات **61** تا **96**) اور تفصیلی مطالعہ کے لیے فرانسس ییٹس **(Frances Yates)** کی کتاب **'The Art Of Memory'** (مکمل کتاب) سے رجوع کیا جا سکتا ہے، کیونکہ یہاں ہم اس فن کی تاریخی تفصیلات کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ یہاں یہ بتانا کافی ہو گا کہ **1960**ء کے بعد جیری لیوکس، ہیری لورین، میکس ویل نرنبرگ، پیٹر فنک اور مورس روزینبلم جیسے ماہرینِ لسانیات نے فنِ یادداشت کو علومِ لسانیات سے مربوط کر کے اس میں خاطر خواہ دلچسپی پیدا کر دی ہے، یہاں تک کہ چومسکی نے جو جدید ترین دستورِ زبان **'Transformational Generative Grammar'** کا بانی ہے، **'Language Acquisition Device --- LAD'** (تحصیلِ زبان کی ترکیب) کا نظریہ پیش کیا ہے جو خالصتاً قانونِ ربط کی روشنی میں فنِ یادداشت پر مبنی ہے۔

خلاصۂ بحث

ایک مشہور ماہرِ لسانیات پیٹر فنک **(Peter Funk)** جو **'It Pays To Enrich Your Word Power'** کے عنوان سے **'Reader's Digest'** میں لکھتا ہے، فنِ یادداشت کا خلاصہ ان الفاظ میں پیش کرتا ہے:

جلد بھول جانے والی محدود مدت کی یادداشت کو دیرپا مدت کی یادداشت میں تبدیل کرنے کے لیے بظاہر ایک مؤثر

Marfat.com

ذریعہ یہ ہے کہ دونوں کے درمیان ایک ربط قائم کیا جائے، یعنی یہ کہ نئی معلومات کے کسی جزو کو دیرپا مدت کی یادداشت میں پہلے سے ذخیرہ شدہ معلومات سے مربوط کیا جائے۔[11]

آئندہ صفحات میں ہم فنِ یادداشت کے ان طریقوں کو زیرِ بحث لا رہے ہیں جو انگریزی الفاظ کو سیکھنے اور انہیں دیرپا مدت کی یادداشت میں ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھنے میں استعمال ہو سکتے ہیں۔

138556

Marfat.com

فنِ یادداشت کے طریقے (I)

Mnemonic Devices (I)

ہمارے پاکستانی طلباء کے لیے انگریزی الفاظ کے ہجے اور معانی عام طور پر گھبراہٹ کا باعث بنتے ہیں۔ تلفظ جو اس مثلث کا ایک اہم جزو ہے، کوئی بڑا مسئلہ نہیں، کیونکہ یہ سمجھنے کے عمل کو بالعموم متاثر نہیں کرتا۔ ہجوں اور معانی کے مسائل پر فنِ یادداشت کے ذریعے موئثر طور پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ آئیے ہم ایسے کچھ طریقوں کو زیرِ بحث لائیں جو خاص طور پر ان دو شعبوں میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں:

1۔ مخفف الفاظ : (Acronyms)

(الف) اگر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا کوئی انگریزی کا طالبعلم ہم سے انگریزی کے حروفِ علت (Vowels) کی تعداد اور پہچان کے بارے میں جاننا چاہے تو ہم اسے یونیورسٹی کے نام کے مخففات **AIOU** اور اس کے مضمون **English** کے پہلے حرف یعنی **'E'** کو **'A'** اور **'I'** کے درمیان رکھ کر مطمئن کر سکتے ہیں یعنی **AEIOU** ۔ اس کے علاوہ ان حروف کو مزید اس طالب علم کے ذہن میں نقش کرنے کے لیے ہم اسے تین ایسے الفاظ دے سکتے ہیں جن میں پانچوں حروفِ علت حروفِ تہجی کی اصل ترتیب میں موجود

Marfat.com

ہیں، مثلاً arsenious ، facetious اور abstemious۔

(ب) بعض اوقات مشکل الفاظ کے پہلے حروف کو الگ کر لیا جاتا ہے اور ان حروف سے مانوس الفاظ کی ایک زنجیر بنائی جاتی ہے جو کہ ایک جملے کی صورت میں مرتب ہو جاتے ہیں، مثلاً آر بی یپسن (R.B. Yepsen) ایک جملے کا حوالہ دیتا ہے جس کو میڈیکل کے طلباء حفظ کرنے کے عادی ہیں، یہ کلائی کی آٹھ ہڈیوں کے نام ہیں:

"Never lower Tillie's pants, mother may come home "[1]

اس جملے کے ہر لفظ کے ابتدائی حروف یہ ہیں : **NLTPMMCH** جو کلائی کی ہڈیوں کو ظاہر کرتے ہیں:

1. **navicular**
2. **lunate**
3. **triangular**
4. **pisiform**
5. **multiangular (greater)**
6. **multiangular (lesser)**
7. **capitate**
8. **humate**

یہ جملہ ہڈیوں کے ناموں کو یاد کرنے منیں ایک فہرست کا کام کرتا ہے ۔ جیفری بڈ ورتھ ایک ایسے جملے کی مثال پیش کرتا ہے جو گاڑی چلانے کے طریقۂ کار کے چھ (6) بنیادی عناصر کے متعلق الفاظ کے ابتدائی حروف ہیں ، **"Can my safety be given away"**[2]

یہ حروف یعنی **CMSBGA** درجِ ذیل چھ (6) الفاظ کی جانب اشارہ کرتے ہیں :

1. **course**
4. **brakes**

Marfat.com

2. mirror	5. gear
3. speed	6. acceleration

2۔ عملِ تکسیر (Alphabetization)

جیری لوکس(Jerry Lucas) ، "باسکٹ بال کا ایک اہم کھلاڑی جو کہ بعد میں فنِ یادداشت کا ماہر بن گیا"،[3] خود اپنی حروفِ تہجی بنانے کی عادت کا ذکر کرتا ہے، جِس کے مطابق وہ الفاظ کے حروف کی ترتیب بدل دیتا ہے، یا دوبارہ ترتیب دیتا ہے اور، جیسا کہ وہ لکھتا ہے، "اسی ذہنی عادت کی برکت سے میں حیران کن حد تک بہتر طور پر ہجے کر لیتا ہوں۔"[4] اس کا بنیادی تصور یہ ہے کہ بہت سی صورتوں میں حروف کو الٹانے یا دوبارہ ترتیب دینے سے نئے الفاظ تخلیق ہوتے ہیں، مثال کے طور پر:

cat	act
tub	but
saw	was
moor	room
eat	tea
Nile	line
mile	lime

3۔ وکیبے گرام (Vocabagrams)

(الف) میکس ویل نرنبرگ نے عملِ تکسیر کے نظریہ کو اپنی کتاب 'All About Words' میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس

Marfat.com

کتاب کے تیسرے باب میں اس نے ایک نہایت عمدہ مشق اپنی ذاتی اصطلاح 'vocabagram' کے تحت درج کی ہے، جس کے بارے میں اس کا دعویٰ ہے، "--- ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کھیل نہایت آسانی سے ہمارے ذخیرۂ الفاظ کو بڑھا سکتا ہے۔"[5] وہ اپنے قارئین کو بیس (20) ایسے الفاظ مہیا کرتا ہے جن کو اگر حروفِ تہجی کے لحاظ سے دوبارہ ترتیب دیا جائے تو دوسرے الفاظ بن جاتے ہیں۔ وہ پہلا لفظ لکھتا ہے اور اس کے سامنے دوسرے لفظ کے معنی، جسے سیکھنے والے کو پہلے لفظ اور معنی کے ذریعے سے قیاس کرنا ہوتا ہے۔ وہ دو مثالیں پیش کرتا ہے :[6]

i) wary : twisted — answer = awry

ii) atom : a ditch around the castle — answer = moat

ذیل میں اسی نوعیت کے پانچ اور الفاظ پیش کیے جاتے ہیں :

i) coiled : submissive

ii) attic : unspoken

iii) conical : brief

iv) relating : essential

v) talent : lying hidden

<u>Answers:</u> i) docile (ii) tacit (iii) laconic (iv) integral (v) latent

(ب) یہی مصنف (میکس ویل نرنبرگ) فنِ یادداشت کی ان اچھوتی مشقوں (vocabagrams) کی مزید وضاحت دو اور

Marfat.com

طریقوں سے کرتا ہے:

(1) نیا لفظ بنانے کے لیے ایک لفظ کا دوبارہ ترتیب دینا اور اس میں ایک حرف کا اضافہ کرنا، مثال کے طور پر:

overeat + n : make new answer = renovate

ذیل میں اسی نوعیت کے پانچ اور الفاظ پیش کیے جاتے ہیں:

i) amulets + i : feign

ii) dried + e : ridicule

iii) lines + a : salty

iv) scale + o : comfort

v) scene + r : container of burning incense

Answers: (i) simulate (ii) deride (iii) saline

(iv) solace (v) censer.

(2) لفظ کے کسی ایک حرف کا نکال دینا اور اسے دوبارہ ترتیب دینا تاکہ ایک نیا لفظ بن جائے، مثال کے طور پر:

caper - r : step answer = pace

اس کی پانچ مزید مثالیں یہ ہیں:

i) bromide - e = diseased

ii) entrails - r = outstanding

iii) jumping - j = to attack

iv) retain - a = inactive

v) murder - r = to object

Marfat.com

Answers: (i) morbid (ii) salient (iii) impugn

(iv) inert (v) demure

(ج) میکس ویل نرنبرگ اس کے بعد اپنے vocabagrams کے ایک اور انداز کا تعارف کراتا ہے۔ وہ دو الفاظ کو اکٹھا رکھتا ہے اور پھر اِن کے حروف کو دوبارہ ترتیب دیتا ہے تاکہ ایک نیا لفظ بن جائے،[7] مثال کے طور پر:

quit + net : a set of five answer : quintet

ذیل میں اس کی پانچ اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

i) cheat + mob = great sacrifice

ii) buy + tied = doubt

iii) cool + port = ceremonial procedure

iv) day + rim = at least 10,000

v) mad + mile = quandary

Answers: (i) hecatomb (ii) dubiety (iii) protocol

(iv) myriad (v) dilemma

4۔ اشتباہات کا رفع کرنا (Removing Confusions)

(الف) جہاں دو متشابہ الفاظ میں اشتباہ کو دور کرنا ہو فنِ یادداشت وہاں حیران کن طریقے سے کام کرتا ہے۔ میکس ویل نرنبرگ دو ایسے الفاظ کو زیرِ بحث لاتا ہے جن کے متعلق زیادہ تر امریکی بھی اشتباہ کا شکار رہتے ہیں، 'stalagmites' اور 'stalactites' ۔ یہ انگشت نما قلموں کے نام ہیں جو غاروں میں پائی جاتی ہیں، لیکن اِن

Marfat.com

دو الفاظ میں کیسے امتیاز کیا جائے۔میکس ویل نرنبرگ لکھتا ہے،
”فنِ یادداشت کے ایک طریقے سے ایسا ہو سکتا ہے کہ اِن الفاظ کا فرق ہمیشہ کے لیے یاد ہو جائے۔ **stalactite** کے اندر **'c'** ہے، یہ قلمیں غار کی چھت **(ceiling)** سے نیچے آتی ہیں۔ **stalagmite** کے اندر **'g'** ہے، یہ قلمیں زمین **(ground)** سے نکلتی ہیں۔“ [8]

(ب) جیوفری بڈورتھ دو الفاظ **'stationery'** اور **'stationary'** میں یوں امتیاز کرتا ہے کہ وہ **'stationery'** کو **'paper'** سے نسبت دیتا ہے۔ ان دو الفاظ میں **'e'** مشترک ہے۔ اسی طرح وہ **'stationary'** کو اسی لفظ کے معنی **'standing still'** سے منسلک کرتا ہے۔ ان الفاظ میں **'a'** مشترک ہے۔ [9]

(ج) **'canon'** اور **'cannon'** اکثر الجھا دیتے ہیں۔ **'cannon'** میں دو **'n'** ہیں اور اِس کے عربی، اردو اور فارسی معنی 'قانون' میں بھی دو ہی 'نون' ہیں۔ متشابہ الفاظ کا ایک عمدہ پہلو یہ ہے کہ اگر ایک لفظ کے معنی فنِ یادداشت کے تحت متعین ہو جائیں تو دوسرا خودبخود واضح ہو جاتا ہے۔

(د) ایک عام غلطی **'together'** کی بجائے **'togather'** کا استعمال ہے۔ ایک دلچسپ طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ صحیح لفظ **'together'** کو تین الفاظ میں تقسیم کر دیا جائے، یعنی **to-get-her**۔

(ہ) **'principal'** اور **'principle'** میں واضح فرق کرنا ہو تو ایک بہت ہی سادہ طریقہ اِس کو واضح کر سکتا ہے۔ **'principle'** کا مطلب ہے **'rule'**، اور دونوں لفظوں کے آخر میں **'le'** موجود ہے۔

Marfat.com

5۔ قافیہ بندی (Rhymes)

(الف) ماہرینِ فنِ یادداشت کے لیے فنِ یادداشت کے قافیوں میں بھی خاصی دلچسپی کا مواد موجود ہے، جیسا کہ میکس ویل نرنبرگ لکھتا ہے، "----قوافی کی مدد سے یاد کرنے کا فن ابتدائی زمانوں سے ہی ایک مسلمہ آموزشی طریقہ رہ چکا ہے۔"[10] وہ اِس کی شعری مثالیں پیش کرتا ہے۔ ذیل میں اِن میں سے ایک مثال پیش کی جاتی ہے جو اِملا اور ہجے کے ایک قاعدہ کی وضاحت کرتی ہے:

'I' before 'e'

Except after 'c'

Or when sounded as 'a'

As in 'neighbour' and 'neigh'[11]

(ب) مصنِف اِس قاعدے کی مزید وضاحت ایک اور انداز میں کرتا ہے:

'I' before 'e'

When sounded like 'ee'

Except after 'c'[12]

شاعرانہ ذوق کے حامِل ذہین افراد اِس طرح کے کئی شعری قواعد خود بھی وضع کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

فنِ یادداشت کے طریقے (II)

(Mnemonic Devices - II)

فنِ یادداشت کے جن طریقوں پر پچھلے باب میں بحث ہوئی وہ زیادہ تر ہجوں (spellings) سے متعلق تھے۔ الفاظ کے معانی حسبِ ضرورت زیرِ بحث لائے گئے۔ اِس باب میں ہم نئے الفاظ اور ان کے معانی کو سیکھنے کے ایک اور طریقہ کی وضاحت کر رہے ہیں۔ ہم اِس طریقہ پر نئے الفاظ کو دیرپا یادداشت میں ذخیرہ کرنے پر توجہ مرکوز کریں گے۔

تفہیم (Intelligibility)

غیرملکی زبان سیکھنے میں درپیش مسائل کی ماہیّت کی وضاحت کرتے ہوئے فنِ یادداشت کا ایک بلند پایہ ماہر، ہیری لورین (Harry Lorayne) لکھتا ہے، "غیرملکی زبان میں کوئی بھی لفظ کسی بھی ایسے شخص کے لیے جو اِس زبان سے آشنا نہ ہو، آوازوں کے مجموعے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔"[1] اِس مسئلے کا حل پیش کرنے کی خاطر وہ سپینوزا (Spinoza) کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے، "کوئی بھی چیز جتنی زیادہ قابل فہم ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ آسانی کے ساتھ حافظہ میں محفوظ ہو جاتی ہے، اس کے برعکس جتنی ناقابلِ فہم ہوتی ہے اتنی زیادہ آسانی کے ساتھ ہم اسے بھول

Marfat.com

جاتے ہیں۔"[2]

متبادِل الفاظ کا نظام (Substitude Word System)

ہیری لورین غیرملکی یا مشکل الفاظ سیکھنے کے لیے متبادل الفاظ کے نظام کی طرف توجہ مبذول کراتا ہے۔ انگریزی کو ایک مادری زبان کی طرح ذہن میں رکھتے ہوئے وہ اپنے اِس نظام کی وضاحت کرتا ہے، "ایک خارجی لفظ اور اِس کے انگریزی میں معنی یاد کرنے کے لیے انگریزی معنی کو کسی ایسے متبادل لفظ سے مربوط کریں جو اس خارجی لفظ کا ہم آواز ہو۔"[3] اس کے بعد وہ اپنے نظام کو مثالوں کے ذریعے واضح کرتا ہے۔ یہاں اِن میں سے دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

(الف) ہسپانوی زبان کا لفظ'hermano' (انگریزی میں اِس کا تلفظ air-mon-o) جِس کا مطلب'brother' (بھائی) ہے، انگریزی لفظ 'airman' کے ساتھ ہم آواز ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو ایک ہواباز تصور کرے تو وہ بغیر کوشش کیے اِس کا ہم آواز ہسپانوی لفظ 'hermano' یاد کر سکتا ہے۔

(ب) اسی طرح ہسپانوی لفظ 'Pluma' کا مطلب 'pen' ہے۔ کوئی خود کو 'pen' (قلم) کی بجائے ایک 'plume' (پَر) کے ساتھ لکھتے ہوئے دیکھے گا تو لفظ 'plume' فوری طور پر اسے'pluma' یاد کرا دے گا۔

اگر ہم اِن مثالوں کو عمیق نظر سے دیکھیں تو ہم آسانی کے ساتھ اِن میں استعمال شدہ تکنیک کو سمجھ سکتے ہیں:

Marfat.com

(الف) ابتدائی طور پر ہمارا واسطہ ایک نئے لفظ سے پڑتا ہے۔ ہم اِسے حتی المقدور ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یوں ہم اِس کے صوتی انداز کو جاننے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

(ب) لفظ کے صوتی انداز کو جاننے کے بعد ہمارا ذہن خودبخود کچھ ایسے الفاظ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے (یا ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے) جِن کا تلفظ اِس نامانوس لفظ سے مُشابہ ہو۔ یہ ایک قدرتی روِش ہے جیسا کہ مُصنف جیری لیوکس **(Jarry Lucas)** لکھتا ہے ، "متبادل لفظ کا تصور کسی بھی زبان کے کسی بھی لفظ کے لیے قابلِ اطلاق ہو سکتا ہے۔ ایسا کوئی لفظ موجود نہیں جس کا کوئی ہم آواز لفظ آپ کی اپنی زبان میں موجود نہ ہو، یا جو آپ کو اپنی زبان کے کسی لفظ کے بارے میں سوچنے پر مجبور نہ کر دے۔"[4]
کسی کی اپنی زبان کے یہ ہم آواز الفاظ نامانوس الفاظ کے متبادل ہوتے ہیں، جیسے **'hermano'** **'airman'** کا اور **'pluma'** **'plume'** کا متبادل ہے۔

(ج) اِس کے بعد معانی کا مرحلہ آتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں **'brother'** اور **'pen'**۔ معنی جو کہ اس متعلقہ خارجی / نئے لفظ کا متبادل ہے، فنِ یادداشت کے تحت متبادل ہم آواز لفظ کے ساتھ مربوط ہے، جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں **'brother'** **'airman'** کے ساتھ اور **'pen'** **'pluma'** کے ساتھ۔

مختصر یہ کہ متبادل الفاظ کا نظام تین مرحلوں پر مشتمل ہے:

(الف) خارجی / نامانوس الفاظ کا مرحلہ

Marfat.com

(ب) ہم آواز/ متبادل الفاظ کا مرحلہ

(ج) معنی کو ملانے کا مرحلہ

یہ کوئی بے ہنگم نظام نہیں۔ اِسے لسانیاتی طور پر نہایت مستند نفسیاتی بنیادوں پر استوار کیا گیا ہے۔ ہیری لورین نے سب سے پہلے یہ تصور 1958ء میں اپنی کتاب **'Develop A Super Power Memory'** میں پیش کیا۔ اس کے بعد تقریباً یادداشت کے ہر ماہر نے اس تصور کو اپنایا۔ جیری لیوکس نے اس خیال کو 1973ء میں اپنی شاہکار تصنیف **'The Memory Book'** میں مزید وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ 1982ء میں ایک ماہرِ لسانیات پیٹر فنک نے اِس موضوع پر ایک نادر کتاب **'Word Memory Power In 30 Days'** لکھی۔ اِن معلومات کی روشنی میں آئیے ہم اِس نظام میں شامل تصورات کی مزید چھان بین کرتے ہیں:

یادداشت سے متعلق مزید معلومات (More About Memory)

فنِ یادداشت کے مذکورہ بالا نظام پر عبور حاصل کرنے کے لیے یادداشت کے متعلق کچھ مزید حقائق زیادہ معاون ہو سکتے ہیں۔ یادداشت کی دو بڑی اقسام ہیں:

(الف) حکایاتی یادداشت **(Episodic Memory)**

(ب) معنوی یادداشت **(Semantic Memory)**

ڈاکٹر جے میننگر **(Dr. J. Mininger)** لکھتا ہے، " حکایاتی یادداشتیں آپ کے ذاتی تجربات ہیں جو براہِ راست آپ کو پیش آتے

Marfat.com

ہیں۔ معنوی یادداشتیں بیرونی دنیا کے متعلق تسلیم شدہ حقیقتوں کے حصے ہیں، مثلاً لسانیات یا ریاضیات کے نظریات جو آپ سیکھتے تو ہیں لیکن وہ آپ کے ذاتی مشاہدات نہیں ہوتے۔"[5] ظاہر ہے کہ ہمارا واسطہ یہاں معنوی یادداشت کے ساتھ ہے۔ مطالعۂ یادداشت کا ایک اور پہلو، جیسا کہ اِسی مصنف نے بیان کیا ہے، یہ ہے :

(الف) لفظی (الفاظ کے ذریعے یاد کرنا)

(ب) بصری (امیجری کے ذریعے یاد کرنا)

(ج) حِسی (قوتِ لامسہ کے ذریعے یاد کرنا)

ہم نے ان دونوں اقسام (حکایاتی اور معنوی) اور ان کی ذیلی اقسام (لفظی، بَصری، حِسی) کو بیان کیا ہے، کیونکہ یہ تمام اصطلاحات حافظہ سے متعلق تصورات کو سمجھنے کے لیے معاون ہیں۔

لفظی، بصری اور حِسی یادداشت کے طریقے باہم مربوط ہیں، لیکن مختلف صورتوں میں ایک طریقہ دوسرے طریقے پر غالب آ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر حکایاتی یادداشت میں بصری اور سمعی، جبکہ معنوی یادداشت میں لفظی پہلو غالب ہوتے ہیں۔ بصری اور حِسی یادداشت کے طریقے زیادہ دیرپا ہیں۔ لہٰذا ہمیں لفظی یادداشت کو تیز کرنے کے لیے جو کام کرنا ہے، وہ یہ ہے کہ ہمیں یادداشت کے لیے کچھ مددگار طریقے وضع کرنا ہوں گے جن میں بصری اور حسی پہلو نمایاں ہوں۔ نامانوس الفاظ کے لیے ہم آواز الفاظ کی تلاش حسی یادداشت کی معاون ہے، کیونکہ یہ سمعی حِس کو استعمال میں لاتی

Marfat.com

ہے، اور نامانوس الفاظ کے معانی اور ہم آواز لفظ کے درمیان ایک ربط قائم کرنا ایک بصری یادداشت ہے جو بصری تخیلات کو جنم دیتی ہے۔

اوپر دی گئی دو مثالیں ہسپانوی زبان سے متعلق تھیں، جن میں انگریزی کو بطور مادری زبان استعمال کیا گیا تھا، کیونکہ مصنف خود انگلستان کا باشندہ تھا اور اپنی ہی زبان بولنے والے گروہ کے متعلق لکھ رہا تھا۔ آئیے اب ہم اپنے موضوع کو مزید قریب سے دیکھتے ہیں، اور انگریزی سے کچھ مثالیں لیتے ہیں جس کا مطالعہ ہمارا ہدف ہے۔ یہاں جیری لیوکس کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے:

انگریزی لفظ **'peduncle'** کا مطلب ایک 'پھول کی ڈنڈی' **(a flower stalk)** ہے۔ اگر آپ یہ تصور کریں کہ آپ پیسوں کی بجائے ایک پھول کی ڈنڈی اپنے چچا کو پیش کر رہے ہیں تو آپ کو لفظ کا تلفظ اور اس کے معنی دونوں یاد آ جائیں گے۔[6]

ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں **'peduncle'** اور **'paid uncle'** کے درمیان ایک حیران کن صوتی مشابہت موجود ہے اور ایک با آسانی یاد ہونے والی تمثیل بھی بنتی ہے جو چچا کو پھول کی ایک ڈنڈی پیش کرنے کی صورت میں ہے۔

کلیدِ یادداشت کا نظام **(The Memory Key System)**

پیٹر فنک کے پیشروؤں نے نامانوس الفاظ، ان کے متبادل الفاظ اور معانی کو جداگانہ حیثیتوں میں استعمال کیا۔ ان کا باہمی ربط بہت واضح تھا، لیکن ان الفاظ کو ایک جملے کی صورت میں مربوط

Marfat.com

نہیں کیا جا سکتا تھا، محض ربطی تصور کی وضاحت کی جاتی تھی- پیٹر فنک نے فنِ یادداشت کے تحت مطلوبہ لفظ، متبادل لفظ اور معنی کو ایک جملہ کی شکل دے کر اس نظام کو ایک نہایت موزوں سانچے میں ڈھال دیا- وہ اس جملہ کو کلیدِ یادداشت (Memory Key) کا نام دیتا ہے- وہ لفظ کے معنی کی بجائے 'لفظی تعلق' (Word Link) کی اصطلاح بھی استعمال کرتا ہے- آئیے اب ہم اس کی کتاب 'Word Memory Power In 30 Days' کے سبق نمبر 3 اور 4 سے اس کی کم از کم پانچ مثالیں لیتے ہیں:

a. **Word** : **CAVIL**

Word Link : **CRITICIZE**

Memory Key : **The U.S. CAVALry (CAVIL) was CRITICIZED at Custer's defeat at Little Big Horn.**

b. **Word** : **WREAK**

Word Link : **DAMAGE**

Memory Key : **A fire that causes DAMAGE will REEK (WREAK) for hours.**

c. **Word** : **SUBVERT**

Word Link : **OVERTHROW**

Memory Key : **An OVERTHROWn submarine can cause a condition called SUBVERTigo**

Marfat.com

(SUBVERT).

d. Word : CATALYST

Word Link : STIMULUS

Memory Key : The cow, seeing its name on the slaughterhouse CATTLE LIST, (CATALYST) was STIMULATED to run away.

e. Word : HYBRID

Word Link : MIXTURE

Memory Key : Scientists sometimes MIX genes to produce a HIGH BREED (HYBRID) of a particular animal.

جگہ کی کمی کے پیشِ نظر ہم نے صرف پانچ مثالیں منتخب کی ہیں، جبکہ پیٹر فنک نے اس قاعدہ کے ذریعے 300 الفاظ سکھانے کا اہتمام کیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ ان ہزاروں الفاظ کو بھی آسان بنا دیتا ہے جنہیں ان 300 الفاظ کے تجزیہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

یہ نظام جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے، یادداشت کو حیرت انگیز طور پر تیز کرنے والا ہے۔ میرے اپنے تجربے کے علاوہ، میں اپنے احباب اور طلباء کی بیسیوں مثالیں پیش کر سکتا ہوں، جنھوں نے اپنی آموزشِ زبان کی ذہنی استعداد کو خاطرخواہ حد تک بہتر کیا۔ یہاں ایک دلچسپ مثال پیش کی جاتی ہے:

Marfat.com

میرا ایک ایف۔ ایس سی کا طالب علم سائنس کے تمام مضامین (طبیعیات، کیمیا اور ریاضی) میں ناکام ہو گیا، لیکن اس نے انگریزی میں 200 میں سے **137** نمبر حاصل کر کے راولپنڈی بورڈ میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اس تضاد کے پیچھے ایک یہ وجہ کارفرما تھی کہ میں نے اس کا انگریزی کا استاد ہونے کی حیثیت سے اسے انگریزی سیکھنے، خصوصاً ذخیرۂ الفاظ بڑھانے کے لیے فنِ یادداشت کے استعمال میں تربیت دی تھی۔

Marfat.com

طرزِ تدریس

(Teaching Methodology)

ایک استاد کو ایک نیا لفظ کس طرح مؤثر طور پر سکھانا چاہیے؟ پیٹر ہب برڈ نے اس ضمن میں پانچ سفارشات پیش کی ہیں:

1۔ لفظ پہلے زبانی بول کر سکھائیں اور اس کی مشق کرائیں، ورنہ آپ کا طالب علم الفاظ کو مکتوبی صورت پر ہی بولنے کی کوشش کرے گا۔

2۔ اگر آپ کے پیشِ نظر طلباء کو صرف جداگانہ الفاظ سکھانا ہی مقصود نہ ہو تو آپ ان الفاظ کو سیاق و سباق میں لائیں اور طلباء سے ان کی مشقِ کرائیں۔

3۔ کوئی بھی چیز سکھانے کے لیے اسے دہرانا ضروری ہے، ورنہ تمام نوآموختہ الفاظ ذہن سے اتر جائیں گے۔

4۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کے طلباء نئے الفاظ سمجھ گئے ہیں، اس بات سے قطع نظر کہ وہ کس طرح پیش کیے گئے۔

5۔ اگر ابتدا ہی سے کوئی لفظ قوانینِ حافظہ کو مدنظر رکھ کر سکھایا جائے تو طلباء اسے نہایت آسانی سے یاد کر لیں گے۔[1]

زبانی مشق (Oral Practice)

فنِ یادداشت کی بنیاد پر آموزش کے جدید نظام میں الفاظ کی

Marfat.com

درست ادائیگی کی مشق بہت ضروری ہے، کیونکہ ہم آواز الفاظ کا تصور، جس نے متبادل لفظ یا کلیدِ یادداشت کے نظام کو جنم دیا ہے، اسی درست ادائیگی کی بنیاد پر استوار ہے۔ طلباء کو استاد کی جانب سے تلقین ہونی چاہیے کہ وہ احتیاط کے ساتھ نئے الفاظ کو سننے اور پھر اس کے ہم آواز متبادل لفظوں کے بارے میں متعلقہ زبان یا اپنی مادری زبان میں سوچنے کی کوشش کریں۔ استاد، ہب برڈ کی بیان کی ہوئی 'Phonetic Bingo' (صوتی کھیل) کی مشق استعمال کر سکتا ہے۔[2] اس مشق میں استاد بے ترتیب ہم آواز الفاظ کی دو فہرستیں مہیا کرتا ہے اور طلباء سے ان کو ملانے کے لیے کہتا ہے، مثال کے طور پر:

1. pithy	a. game of two's
2. tenuous	b. with an axe horrible hit
3. cryptic	c. during the Monday night
4. internecine	d. a pitcher of tea
5. cogent	e. to sing haiku gently
6. graphic	f. kill ten ewes
7. mundane	g. a happy theme to discuss
8. inexorable	h. a crib ticks when hit upon
9. obtuse	i. a telegraphic message
10. pejorative	j. in turn a sing to be given

ہب برڈ آوازوں کے ساتھ الفاظ کو یاد کرنے کے لیے ذاتی

Marfat.com

ترکیبوں کو ایجاد کرنے کے امکان کی تائید کرتا ہے، " بلاشبہ یہ ممکن ہے کہ طلباء آوازیں یا آواز کے نمونوں کو یاد رکھنے کے لیے اپنی ذاتی تراکیب بھی وضع کر سکتے ہیں۔"[3]

استاد کو تاکید کی جاتی ہے کہ کالم "بی" کے اندر صرف ہم آواز متبادل الفاظ ہی نہ دے، کیونکہ اس صورت میں مشق بہت زیادہ آسان ہو جائے گی۔ وہ انھیں دوسرے الفاظ کے اندر مخفی کر دے تاکہ طلباء انھیں کچھ کوشش کے بعد ڈھونڈ سکیں۔

قرینہ بندی (Contextulisation)

زیادہ مناسب ہے کہ استاد اوپر دیے گئے الفاظ کے معانی کو اپنی جگہ سے بدل دے اور طلباء سے ایسے جملے بنانے کے لیے کہے جن کے اندر متبادل الفاظ اور مطلوبہ الفاظ کے معانی منطقی طور پر باہم مربوط ہوں جو مطلوبہ لفظ تک پہنچنے کے لیے ایک اشارہ ثابت ہوں۔ یہ طریقہ جس کی وضاحت "کلیدِ یادداشت" کے نظام کے طور پر ہوئی Phonetic Bingo کا ایک منطقی نتیجہ ہے۔ مثال کے طور پر طلباء لفظ 'tenuous' جس کا مطلب 'tender' ، 'slender' یا 'thin' ہے، کو سیکھنے کے لیے نیچے دیے گئے جملے کی طرح کا جملہ بنا سکتے ہیں :

It is strange as to how he killed <u>ten ewes</u> with a tender thread.

استاد کو صرف اشاروں کی نشاندہی کرنا ہو گی، یعنی معانی اور متبادل الفاظ، اور طلباء کو اصلی لفظ تلاش کرنا ہو گا۔

Marfat.com

یہ قرینہ بندی صرف جملے بنانے کی حد تک ہے، اور اس کا مقصد متفرق الفاظ کو یاد کرنا ہے۔ اگر طلباء کے پاس پہلے ہی سے متن موجود ہو (جیسا کہ ہمارے پاکستانی اداروں کے اندر رواج ہے) تو استاد اس متن میں سے ممکنہ حد تک اکثر الفاظ کے لیے عبارتی اشارے **(contextual clues)** ڈھونڈنے میں ان کی مدد کر سکتا ہے۔ باقی ماندہ مشکل الفاظ کو **'Phonetic Bingo'** اور کلیدِ یادداشت کے ذریعے یاد کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر لفظ **'arsenic'** عبارتی اشاروں کے ذریعے، جو جملوں میں ہر طرف موجود ہوتے ہیں، بہت آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے، جیسے یہ جملہ :

Arsenic, which kills wild animals, is effectively used by Indian Yogis as a medicine to cure chronic diseases.

اعادہ (Rivision)

اعادہ سے یہاں ہماری مراد ذہنی، یا جہاں ضرورت ہو، زبانی تکرار ہے جو علی الخصوص نئے الفاظ سیکھنے کے لیے ایک مسلمہ بنیادی جزو ہے۔ تاہم علمِ یادداشت کے ماہرین اس ضمن میں کچھ خصوصی سفارشات بھی پیش کرتے ہیں۔ ہم نے اس کتاب کے دوسرے باب **"Mnemonics, What And How"** میں یہ مشاہدہ کیا ہے کہ مختصر مدت کی یادداشت زیادہ سے زیادہ سات چیزوں کو ایک وقت میں تیس سیکنڈ یا اس سے کم مدت کے لیے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ ڈاکٹر مینگر یاد کرنے کے سلسلے میں سات کے ہندسہ کو ایک خصوصی اہمیت دیتا ہے، اور کہتا ہے :

Marfat.com

متفرق چیزوں کو یاد کرنے میں سات (7) سب سے بڑا ہندسہ دکھائی دیتا ہے۔ اس کے بعد چیزیں گروہوں، اجتماعات، فرقوں، سکولوں اور عوامی نمائندوں کے ایوانوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں ـــــ سات کا عدد مختصر مدت کی یادداشت میں ایک حقیقی حیاتیاتی حد نظر آتا ہے۔ [4]

لہٰذا یہ سفارش خصوصی توجہ کی مستحق ہے کہ استاد نئے الفاظ کو سات مرتبہ سے زیادہ دہرانے کا اہتمام کرے تاکہ اس کے طلباء اس قابل ہو سکیں کہ وہ مختصر مدت کی یادداشت کی حیاتیاتی رکاوٹ کو عبور کر سکیں۔ اس سات مرتبہ سے زیادہ دہرانے کے عمل کو متعلقہ الفاظ کے یادداشتی اشاروں کی مدد سے انجام دینا ہو گا، یہاں تک کہ وہ دیرپا یادداشت میں مکمل طور پر محفوظ ہو جائیں۔

یاد کرنے کے متعلق اس حکمتِ عملی اور سات کے عدد کے تصور کو ہب برڈ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے :

الفاظ کو باربار دہرانے اور سامنے لانے سے سیکھا جا سکتا ہے، لیکن اس بات کا بھی قوی امکان ہے کہ طلباء انھیں سیکھنے کے لیے ذاتی یادداشتی حکمتِ عملی بھی اپنا سکتے ہیں۔ اساتذہ کسی مخصوص موضوع پر نئے الفاظ سکھا کر اس عمل کو مزید مددگار بنا سکتے ہیں۔ طلباء زیادہ تر سات الفاظ کو، جو کہ موضوعاتی اعتبار سے مربوط ہوں، یاد کر لیتے ہیں (مثال کے طور پر فرنیچر کی چیزیں، اسمائے صفات یا لوگوں کے مزاج سے متعلق الفاظ) جب کہ غیر مربوط

Marfat.com

اشیاء کے ضمن میں ایسا کرنا خاصا مشکل ہے۔[5]

آزمائش (Testing)

دوسرے لسانیاتی امور کا لحاظ رکھتے ہوئے، آزمائش اپنی تمام تر صورتوں میں یادداشت کے ساتھ براہِ راست مربوط ہے۔ لیکن اس وقت یہاں فنِ یادداشت پر بطور ایک مفید فن کے بحث کرتے ہوئے، ہم اِس طرح کے سوالوں میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں:

1۔ کیا طلباء باہمی ربط کے قانون (law of association) سے بخوبی آشنا ہیں ؟

2۔ کیا وہ تکسیر (alphabetization) کے تصور اور اس کی انواع و اقسام کو جانتے ہیں — ترتیبِ نو، اضافہ، تخفیف، ووکیبے گرام اور لفظ در لفظ وغیرہ ؟

3۔ کیا وہ مشکل الفاظ کے لیے ہم آواز لفظ/ الفاظ تلاش کر سکتے ہیں ؟

4۔ کیا وہ مشکل/ نئے الفاظ، ہم آواز الفاظ اور مشکل/ نئے الفاظ کے معانی کو آپس میں مربوط کر سکتے ہیں ؟

5۔ کیا وہ ایک پیچیدہ لفظ کو آسان کرنے کے لیے کسی دی ہوئی عبارت میں سے عبارتی اشاروں (contextual clues) کی نشاندہی کر سکتے ہیں ؟

یہ کہنا بجا ہو گا کہ استاد ان مقاصد کے حصول کی خاطر فن یادداشت کے طریقوں کے متعلق پچھلے ابواب میں دیے گئے نمونوں کی روشنی میں باآسانی آزمائشی مشقیں تیار کر سکتا ہے۔ ان

Marfat.com

مشقوں کی تیاری کے دوران وہ اپنے ذہن میں اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ یہ زبان کا امتحان لینے کے لیے ایک متبادل معیاری آزمائش نہیں، جیسے :

1 - درست انتخاب کی آزمائش (Multiple Choice Test)

2- خالی جگہیں پر کرنے کی آزمائش (Cloze Test)

3- امتزاجی آزمائش (Matching Test)

4- املا (Dictation)

5- ہاں/ نہیں سوالات (Yes/No Questions)

6- تفہیمی سوالات (Comprehension Questions)

اسے فنِ یادداشت کی مشقوں کو بطور معاون مشقوں کے استعمال کرنے کا محتاط اہتمام کرنا ہوگا۔

چند متعلقہ امور :

ذیل میں طلبہ اور اساتذہ کے لیے کچھ مزید معاون افکار پیش کیے جاتے ہیں :

1- یکجائی (Integration)

ترسیلِ افکار ہی دراصل زبان کا اصلی استعمال ہے۔ لہٰذا سکھانے کا مقصد بھی یہی ہونا چاہیے، جیسے آلرائیٹ (Allwright) کہتا ہے، "بہت عرصہ سے یہ تسلیم کیا جا چکا ہے کہ زبان سکھانے کا اصل مقصد بات چیت کرنا ہے۔"[6] لہٰذا استاد کو چاہیے کہ ترسیلی مقاصد کے لیے فنِ یادداشت پر مبنی مشقوں کو ساختیاتی اعتبار سے مربوط تصورات کے سانچے میں ڈھالے۔ وہ ایسا اس صورت

Marfat.com

میں کر سکتا ہے جب وہ اپنے فنِ یادداشت کے تصورات اُن مواقع سے حاصل کرے جہاں زبان اصل ترسیلی مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ باالفاظِ دیگر اسے تخییلی الفاظ کی بجائے مروجہ الفاظ پر زیادہ بھروسہ کرنا چاہیے۔

2۔ درستگی (Accuracy)

فنِ یادداشت کے ذریعے الفاظ کا سیکھنا درستگی کی ایک مشق ہے، جیساکہ میرسکی (Mirsky) متبادل الفاظ کے نظام پر رائے دیتے ہوئے لکھتا ہے:

یہ طریقۂ کار ازخود آپ کو ایک بہترین مقرر نہیں بنائے گا، لیکن یہ آپ کو اس قابل بنا دے گا کہ آپ اپنے الفاظ کے ذخیرہ کو تیزی کے ساتھ بخوبی بڑھا سکیں۔ ایک مرتبہ آپ نے الفاظ یاد کرنا شروع کر دیے تو بجا طور پر آپ نے صحیح سمت کا تعین کر لیا ہے۔ [7]

اس لیے استاد کو روانی (fluency) کے متعلق پریشان نہیں ہونا چاہیے جو خودبخود متواتر مشق سے آ جاتی ہے۔

3۔ مادری زبان کا کردار (Role of L1)

مادری زبان (L1) بعض اوقات سیکھی جانے والی زبان (L2) کے ساتھ ساختیاتی سطح پر تعرض پیدا کرتی ہے اور غلطیوں کا باعث بنتی ہے، لیکن لغوی سطح پر ہم آواز الفاظ مہیا کرنے میں بہت معاون ثابت ہوتی ہے، کیونکہ سیکھنے والا مطلوبہ زبان کی نسبت اپنی مادری زبان کے زیادہ الفاظ جانتا ہے۔ اگر طلباء یادداشتی اشاروں

Marfat.com

کے لیے مادری زبان سے مدد حاصل کریں تو استاد کو طلباء کی حوصلہ افزائی میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرنی چاہیے۔

4۔ پیشگی تیاری (Readiness)

استاد کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ یادداشتی اشارات بنا کر تیار رکھے، کیونکہ بعض اوقات طلباء محدود وقت میں جو انھیں میسر ہوتا ہے، اشارے تلاش کرنے میں دِقت محسوس کرتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں استاد کی محتاط معاونت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

5۔ عادت سازی (Habit Formation)

استاد کو چاہیے کہ وہ طلباء کو باربار ہدایت دیتا رہے کہ وہ نہ صرف انگریزی الفاظ کے لیے بلکہ دوسرے مقاصد کی خاطر بھی فنِ یادداشت کے اشارات کی تلاش کرتے رہیں یا بنانے کی عادت ڈالیں، حتیٰ کہ یہ ایک فطرتِ ثانیہ بن جائے۔ یہ عادت بعد میں زبان سیکھنے کے لیے نہایت مفید ثابت ہو گی۔ جتنی زیادہ مشق ہو گی اتنے ہی عمدہ نتائج برآمد ہوں گے۔

6۔ خود انحصاری (Arbitrariness)

استاد کی مدد خصوصاً وقت بچانے کے لیے ناگزیر ہے۔ لیکن یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ فنِ یادداشت ایک ذاتی عمل ہے اور ایک محنتی طالب علم کو ارتباتی حس اور تخلیقی جوہر کو استعمال کرنے کا موقع ضرور مہیا کیا جانا چاہیے، تاکہ اس کی مخفی صلاحیتیں ابھر سکیں۔

Marfat.com

7- مزاح (Humour)

سکھانے میں مزاح ایک عمل انگیز عنصر کا کردار ادا کرتا ہے۔ فنِ یادداشت سے متعلق تخلیقات اکثر اوقات غیرمعمولی طور پر ظریفانہ ہوتی ہیں۔ بہت سے دلچسپ لطیفے مطالعہ کے دوران خودبخود شگوفوں کی طرح کھلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں استاد کو ایسے طلباء کو قابو میں رکھنے کے لیے چوکس رہنا ہو گا، جو ہر نئی سوچ کا تمسخر اڑاتے ہیں۔

8- لفظ 'Tricks' کے استعمال سے اجتناب

ہمارے پاکستانی طلباء انگریزوں کے برعکس لفظ 'tricks' کو زیادہ تر 'نقل کرنے' یا 'دھوکہ دہی' کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا استاد کو چاہیے کہ وہ ایسی تراکیب جیسے 'mnemonic tricks' یا 'memory tricks' ، جن کا استعمال انگریز مصنفوں نے بکثرت کیا ہے، کے استعمال سے اجتناب کرے۔ ان کی بجائے وہ 'memory strategies'، 'memory pegs'، 'memory devices' یا 'memory aids' جیسی تراکیب استعمال کر سکتا ہے۔

Marfat.com

اختتامیہ

(Epilogue)

گزشتہ اسباق میں انگریزی الفاظ سیکھنے کے لیے قواعدِ حافظہ کی ضرورت ، ان کے اجزائے ترکیبی اور ان کے استعمال کے متعلق نظریات کا ایک جائزہ پیش کیا گیا۔ ذیل میں کچھ ایسے مزید نکات بیان کیے جاتے ہیں جو اس مطالعہ کے دوران سامنے آئے:

(ا) آفاقیت (Universality)

باوجود اس کے کہ اس مطالعہ میں ہمارا مطمحِ نظر صرف انگریزی زبان ہے، فنِ یادداشت کے جن طریقوں کو اس مقالہ میں زیرِ بحث لایا گیا ہے وہ تمام زبانوں پر قدرے ردوبدل کے ساتھ استعمال ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ان کو زبان کے عالمگیر قوانین (Language Universals) کے حوالے سے بھی زیرِ بحث لایا جا سکتا ہے۔

(ب) تطابق (Adjustability)

فنِ حافظہ کے ان نظاموں میں ایک اہم توجہ طلب بات یہ ہے کہ یہ کسی بھی صورت میں ذخیرۂ الفاظ بڑھانے کے روائتی طریقوں — الفاظ کو سیاق و سباق سے پڑھنا، علم اللسان، علمِ صرف، لفظی کہانیاں (word stories) وغیرہ کی نفی نہیں کرتے، بلکہ یہ کسی

Marfat.com

بھی دوسرے طریقے کی مؤثریت کو بڑھانے میں ازحد مفید ہیں۔

(ج) موافقیت (Flexibility)

فنِ یادداشت سخت اور ریاضیاتی قواعد کا مجموعہ نہیں۔ تخلیقی ذہن کا مالک کوئی بھی شخص خود ایسے طریقے وضع کر سکتا ہے جو فنِ یادداشت کے ماہرین کے سمجھائے ہوئے طریقوں سے بھی بہتر ہوں۔ اس لحاظ سے یہ علم وسیع ممکنات اور غیر محدود گنجائش کا حامل ہے۔

(د) امکانِ عمل (Practicability)

جہاں تک فنِ یادداشت کے قابلِ عمل ہونے کا تعلق ہے، بلاخوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ عملی طور پر یہ ایک آسان طریقۂ تعلیم ہے، کیونکہ اس میں سمعی و بصری آلات کی ضرورت بہت کم پیش آتی ہے۔ اسے صرف ایک تخلیقی ذہن کی ضرورت ہوتی ہے۔ مزید برآں یہ ایک کھیل جیسا طریقۂ کار ہے، اس لیے خاصا دلچسپ بھی ہے۔

(ہ) یاددہندگان (Reminders)

فنِ یادداشت کے طریقے اشارات کے طور پر کام کرتے ہیں، جو کسی خاص لفظ یا معنی کی طرف صرف ایک اشارہ کرتے ہیں۔ اس خفیف سے اشارے کی مدد سے ذہن معلومات کے مطلوبہ جزو تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ دریں اثنا ذہن دوسرے متعلقہ قواعد کو بھی حسبِ ضرورت استعمال کر لیتا ہے۔

Marfat.com

سفارشات

(Recommendations)

آخر میں بہت مناسب ہو گا کہ میں تین ایسی سفارشات مرتب کروں جو میرے خیال میں مؤثر نتائج کا موجب ہوں گی:

(الف) یہ امر خاصا افسوسناک ہے کہ پاکستان میں کوئی بھی کتاب یا ادارہ دستیاب نہیں جو ہمارے طلباء کو قوتِ یادداشت بڑھانے کی تربیت دے سکے، جبکہ ترقی یافتہ ممالک، خصوصاً امریکہ، میں ایک اعلیٰ سطحی تحقیق جاری ہے جو اس شعبہ کے مطالعہ کی اہمیت کو اجاگر کر رہی ہے۔ اگر ہمارے تعلیمی نصاب مرتب کرنے والے حضرات یادداشت کے اس تربیتی نظام کو ہمارے نصاب تعلیم میں شامل کر لیں تو یہ ایک احسانِ عظیم ہو گا۔ میں انگریزی کے حوالے سے دو ایسی کتابوں کی سفارش کرتا ہوں جو الفاظ کو یادداشت کے طریقوں پر سکھا سکتی ہیں:

1. **All About Words : By Maxwell Nurnberg and Morris Rosenblum (1988)**
2. **Word Memory Power In 30 Days : By Peter Funk (1982)**

(ان کتب کے ناشرین کے لیے انگریزی متن میں حصۂ کتابیات ملاحظہ

Marfat.com

فرمائیے)

یہ کتابیں بی۔ اے اور اس سے اوپر کی سطح کے طلباء کے لیے بہت مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

(ب) یہ کمپیوٹر کا دور ہے جس میں، فنِ یادداشت کے تمام امور کا عملی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ کتنا اچھا ہو کہ ہمارے انگریزی کے اساتذہ انگریزی کے الفاظ سکھانے کے لیے مختلف طریقے وضع کرنے میں اپنی توجہ کمپیوٹر کی یادداشت کے استعمال کی طرف مبذول کریں۔ لیکن یہ کام کیسے ہو سکتا ہے؟ اس ضمن میں ایک عمدہ سفارش یہ ہو سکتی ہے کہ اس طرح کے موضوعات جیسے "انگریزی زبان کے مطالعے / سکھانے میں کمپیوٹر کا استعمال" (Use of Computer in teaching/studying the English Language) محققین کو ایم۔ فِل اور پی۔ ایچ۔ ڈی کے درجہ پر تحقیق کے لیے دیے جا سکتے ہیں۔

(ج) بحیثیتِ مجموعی لسانی مباحث کے تین درجے ہیں:

1۔ لغوی درجہ (lexical level)

2۔ ساختیاتی درجہ (structural level)

3۔ ترسیلی درجہ (communicative level)

اس مقالہ میں راقم نے پہلے درجہ کے بارے میں بحث کی ہے، یعنی لغوی درجہ ۔ یہ اَمر انتہائی مفید ہو گا کہ کوئی صاحب دوسرے درجہ یعنی ساختیاتی درجہ زیرِ عنوان "انگریزی جملہ سازی میں فنِ یادداشت کا استعمال" (Use of Mnemonics in learning English)

Marfat.com

(Structures) کو اپنی تحقیق کے لیے منتخب کریں۔ یہ پہلو درجۂ ترسیل کے قریب تر ہے۔ مقالۂ ہٰذا کی کتابیات میں دی گئی بہت سی کتابوں میں جملہ سازی اور عبارت آفرینی سے متعلق یادداشتی اشارات پر بحث موجود ہے۔

Marfat.com

بحمد اللہ

کتابِ ہذا کے مصنّف جناب پروفیسر عبد الغنی صاحب کے قلم سے دو اور شاہکار تصانیف :

1۔ شاعرِ اسلام مفکرِ پاکستان حضرت علامہ اقبالؒ کی شہرۂ آفاق کتاب "اسرارِ خودی" کا منظوم انگریزی ترجمہ

2۔ اقبالؒ اور فارسی نظم گو شعراء کا تقابلی مطالعہ بعنوان
"فارسی نظم گوئی میں مقامِ اقبالؒ"

ہر دو کتب انشاء اللہ بہت جلد "بزمِ اقبال، لاہور" کی جانب سے زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ رہی ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

18.Nurnberg, Maxwell & Morris Rosenblum; All About Words; Goyl Saab Publishers, New Delhi; 1988.

19.Nurnberg, Maxwell & Morris Rosenblem; How To Build A Better Vocabulary; Fawcett Popular Library, New York; 1961.

20.Reader's Digest; Super Word Power (A collection of essays on vocabulary written by different writers); Berkley Books, New York; 1982.

21.Yates, Frances A.; The Art Of Memory; Ark Paperbacks, London; 1984.

22.Yepsen, Roger E.; How To Boost Your Brain Power; Thorsons Publishers, Northamptonshire; 1987.

Marfat.com

9. Hamilton, Edith; Mythology; New American Library, London; (Publication date not given).

10. Hubbard, Peter *et al*; A Training Course For TEFL; Oxford University Press, London; 1986.

11. Lewis, Norman; Word Power Made Easy; Pocket Books, New York; 1979.

12. Lewis, Norman; Instant Word Power; New American Library, London; 1982.

13. Lorayne, Harry; Develop A Super Power Memory; New York English Library Ltd.; 1963.

14. Lucas, Jerry; The Memory Book; Ballantine Books, New York; 1983.

15. Minninger, Dr.Joan; Total Recall; Thorsons Publishing Group, Northamptonshire; 1987.

16. Mirsky, Nick; The Unforgettable Memory Book; Penguin Books, Middlesex, England; 1994.

17. Morse-Cluley, Elizabeth & Richard Read; Power Vocabulary; Webster's New Word, New York; 1988.

Marfat.com

BIBLIOGRAPHY

1. Atkinson, J.E.Berne & R.S.Woodworth; A Dictionary of Psychology; Batra Art Printers, New Delhi; 1988.

2. Brumfit, C.J.K. & Johnson; The Communicative Approach To Language Teaching; Oxford University Press, London; 1985.

3. Budworth, Geoffrey; The Right Way To Improve Your Memory; Elliot Art Printers Surrey, U.K.; (Publication date not given).

4. Burton, S.H.; Mastering English Language; Macmillan, London; 1986.

5. Ehrlich, Ida; Instant Vocabulary; Pocket Books, New York; 1977.

6. Funk, Peter; Word Memory Power In 30 Days; Dell Publishing Co., New York; 1982.

7. Funk, Wilfred; Six Weeks To Words Of Power; Pocket Books, New York; 1955.

8. Funk, Wilfred; 30 Days To A More Powerful Vocabulary; Pocket Books, New York; 1971.

Marfat.com

English teachers turn their attention to utilize computer memory in devising strategies for teaching the English vocabulary. But how to do this? A very strong recommendation can be, that topics like 'Use Of Computer in Teaching/Studying English Language' can be given to the researchers at M.Phil. and Ph.D. level.

c. Broadly speaking, there are three levels of language description:
   (1) Lexical level
   (2) Structural level
   (3) Communicative level

   In this book, I have dealt with the first level, i.e. lexical. It can be a beneficial continuum, if someone else takes up the second level, i.e. structural, for his research, under the heading, 'Use of Mnemonics In Learning English Structures'. This aspect is more akin to communicative level. Many books in my Bibliography have discussed mnemonic aids for structures and discourse.

Marfat.com

RECOMMENDATIONS

At the end, it would be quite expedient, if I make three recommendations, which I think, would bring efficacious results:

a. Regretfully enough, not even a single book or institution is available in Pakistan to give memory training to our learners, whereas, in advanced countries, especially America, a highly advanced research is going on, highlighting the importance of this field of study. It would be a grace, if our curriculum designers include some memory training programme in our syllabuses. For English, I would like to suggest two books, which teach words through mnemonic devices:

   (i) All About Words : By Maxwell Nurnberg and Morris Rosenblum.

   (ii) Word Memory Power In 30 Days : By Peter Funk.

   (For publishers, please see Bibliography)

   These books can prove immensely helpful to the students of B.A. level and above.

b. This is the age of computer, wherein all the mnemonic functions can be observed at work. How excellent would it be, if our

Marfat.com

better than those suggested by memory experts. In this respect, this is an area of vast possibilities and unlimited scope.

d. **Practicability**

As far as the practicability of mnemonics is concerned, it can be said, even without a slight tinge of fear for refutation, that practically it is the easiest pedagogical approach, as it hardly needs audio-visual aids type of sophisticated apparatus. It only needs a creative mind. Moreover, it is a game-like approach, therefore, very enjoyable.

e. **Reminders**

Mnemonic devices act as reminders to give just a hint to a particular word or meaning. With the help of this slight hint, the mind gets at the required piece of information. After doing so, the mind applies the other relevant rules to it howsoever required.

Marfat.com

EPILOGUE

In the previous chapters, a survey of the rationale, mechanics and application of mnemonic theories to learning the English vocabulary was presented. Here are some of the other findings and feelings, which came to limelight during the course of this study:

a. Universality

Despite our focus, here, only on the English language, the mnemonic systems discussed in this dissertation are applicable to all languages with slight variations. Thus, they can be discussed under the language universals.

b. Adjustability

What is of special notice, in these mnemonics systems, is that they do not, at all, discard the traditional methods of vocabulary building ----- studying words through context; etymology; morphology; word-stories etc. Rather, it is an auxiliary approach to enhance the effectiveness of any other method.

c. Flexibility

There are no rigid and mathematical rules in mnemonics. Anyone, endowed with a creative mind, can frame one's own devices, which can be

Marfat.com

REFERENCES

1. Hubbard, Peter *et al*; A Training Course For TEFL; Oxford University Press, London; 1986; P.50
2. Ibid; P.228
3. Ibid; P.132
4. Op cit; P.84
5. Op cit; P.132
6. Brumfit, C.J.K. & Johnson (compilers); The Communicative Approach To Language Teaching; Oxford University Press, London; 1985; P.167
7. Mirsky, Nick; The Unforgettable Memory Book; Penguin Books, Middlesex, England; 1994; P.85

Marfat.com

positive aid to acquisition of language. The greater the practice the finer the results.

6. **ARBITRARINESS**

The teacher's help is indispensable especially in view of saving time, yet this fact has to remain dominant that mnemonic associations are arbitrary and the assiduous learners should be provided with a reasonable opportunity to utilize their associative sense and creativity, so that his latent potential could be revealed.

7. **HUMOUR**

Humour plays a catalystic role in teaching. Mnemonic explorations are very often extraordinarily humorous. Many interesting jokes automatically blossom out during the course of such studies. Here the teacher has to be more vigilant to control those problem students who ridicule almost every novel approach.

8. **AVOID 'TRICKS'**

Our Pakistani students, unlike the English, use the words 'trick' mostly in the sense of 'cheating' or 'deceiving'. So, the teacher should avoid the use of phrases like 'memory tricks' or 'mnemonic tricks', which have been frequently employed by the English writers on the subject. Instead, he may use 'memory devices', 'memory aids', 'memory strategies' or 'memory pegs' etc.

Marfat.com

quickly. Once you have got the words, you are well on the way.[7]

The teacher, therefore, need not worry about fluency, which automatically emanates through constant practice.

3. **ROLE OF L1**

L1 (the learner's mother tongue), which sometimes interferes with L2 (the target language) at structural level and causes errors, is very helpful at lexical level in providing homophonic words, because the learners have more words in store than those of the target language. The teacher should not hesitate in encouraging the students who resort to L1 for memory cues.

4. **READINESS**

The teacher should prepare and keep ready as many mnemonic aids as he could, because sometimes students feel difficulty in finding out their own cues within limited time available to them. In this case the teacher's careful help is required.

5. **HABIT FORMATION**

The teacher should repeatedly instruct the students to habituate themselves to seek or devise memory aids not only for the English vocabulary but also for other purposes as well, until it becomes a reflex. This habit would later on turn out to be a

Marfat.com

tests, matching tests, dictation, yes/no questions or comprehension questions etc. He has to be careful in using mnemonic exercises as auxiliary ones.

SOME RELATED ISSUES

Here are some other helpful ideas both for the teacher and the learners:

1. INTEGRATION

Communication is the ultimate use of language. The aim of teaching it, therefore, has to be the same, as Allwright says, "It has been accepted for many years that communication is the proper aim for language teaching".[6] So, the teacher should model his mnemonics - oriented exercises upon the idea of integrating lexis and structures to a communicative aim. This he can do by deriving his mnemonic images from the actual situations where language is communicatively used. In other words, he should rely more upon functional vocabulary rather than cognition vocabulary.

2. ACCURACY

Learning vocabulary through mnemonics is a practice in accuracy, as Mirsky writes, while commenting upon 'substitute word system':

> This technique will not make you a fluent speaker in itself, but it will enable you to increase your vocabulary very much more

Marfat.com

TESTING

Testing, in almost all of its variations, is directly concerned with memory in varying degrees in view of other linguistic functions. But, here, while discussing mnemonics as an auxiliary approach, we are more interested in the questions as these:

1. Are the students well acquainted with the 'law of association'?
2. Do they know the idea of 'alphabetization' and its varieties --- reordering, adding, subtracting, vocabagrams, words into words, etc?
3. Can they find out 'homophonic word/s' for difficult words?
4. Can they link the difficult/new word, the homophonic word/s and the meaning of difficult/new word together?
5. Can they locate contextual clues out of a given text to simplify a complex word?

It would suffice to say that a teacher can easily devise tests for these objectives in the light of the patterns given in the previous chapters on mnemonic devices. While devising these exercises, he must keep in mind that these are by no means a substitute for standard tests for language testing, i.e. multiple choice tests, Cloze

Marfat.com

> things turn into groups, crowds, schools, herds or congresses .... seven seems to be the one real biological limitation on short term memory.[4]

So, this recommendation deserves a special notice that a teacher should manage the revision of new words for more than seven times in order to enable his students to cross the biological barrier of short term memory. This over-seven revision should be made alongwith the memory cues of respective words until they are fully stored in the long term memory.

The same idea of memorizing strategies and number seven has been discussed by Hubbard *et al* in these words:

> Lexical items can be learnt by frequent repetition and exposure, but there is also a strong possibility that the students will adopt memorization strategies when learning these. Teachers can aid this process by teaching new vocabulary in relation to a particular topic. Students are more likely to remember seven lexical items, which are all thematically related (e.g. items of furniture, adjectives or describing people's mood, etc.), rather than items which are not related in any way.[5]

Marfat.com

This contextualization is at sentence level, and is aimed at memorizing discrete words. If the learners already have a text with them (as it is the case in our Pakistani institutions), the teacher can help them in finding out contextual clues out of the same text for as many words as possible. Rest of the difficult words can be learnt through Phonetic Bingo and Memory Keys. The word 'arsenic', for instance, can be quite easily grasped through the contextual clues around it in the sentences as this:

> Arsenic, which kills wild animals, is effectively used by Indian yogis as a medicine to cure chronic diseases.

REVISION

By revision, here, we mean mental, or, may be oral repetition. It is acceptedly an integral part of learning, particularly vocabulary. Mnemonists, however, make some special recommendations concerning it. In chapter 2, 'Mnemonics, What And How', we have noted that short term memory retains maximally seven things at a time for 30 seconds or less. Dr.Minninger gives a special significance to number seven in relation to memory, and says:

> Seven seems to be the largest number of separate things we can remember. After that

Marfat.com

students develop their own personal strategies for remembering sounds or sound patterns".[3] A word of caution for the teacher is that he should not give only homophonic substitutes in column 'B', as, in this case, the exercise would become extremely easy to do. He should encapsulate them in some other words to get his students find them with some effort.

CONTEXTUALISATION

It is advisable that the teacher should have a shift-over to the meanings of the above words, and ask his students to form sentences having substitute words and the meanings of target words logically linked together to create a clue for skipping over to the target word. This method, described as 'Memory Key' system, is a logical sequel to Phonetic Bingo. For example, the students may form a sentence like the following one in order to learn the word 'tenuous', which means 'tender', 'slender' or 'thin':

> It is strange as to how he killed ten ewes with a tender thread.

The teacher would indicate only the cues, i.e. the meaning and the substitute word, and the students would clinch the actual word.

Marfat.com

ORAL PRACTICE

Practice in correct spoken form of words is more important in mnemonics-oriented learning, as the idea of homophonic words, which has given rise to 'substitute word' or 'memory key' systems, stems from the same root. The students are asked by the teacher to listen carefully to a new vocabulary item and, then, try to think of its homophonic substitutes in the respective language or in their own mother tongue. The teacher can use the exercise of 'Phonetic Bingo', described by Hubbard *et al.*[2] In this exercise, the teacher provides two lists of homophonic words at random and asks the students to match them, e.g.:

1. pithy	a. game of two's
2. tenuous	b. with an axe horrible hit
3. cryptic	c. during the Monday night
4. internecine	d. a pitcher of tea
5. cogent	e. to sing haiku gently
6. graphic	f. kill ten ewes
7. mundane	g. a happy theme to discuss
8. inexorable	h. a crib ticks when hit upon
9. obtuse	i. a telegraphic message
10. pejorative	j. in turn a sign to be given

Hubbard *et al* justify the possibility of devising personal strategies for memorizing phonological units, "It is, of course, possible that

Marfat.com

TEACHING METHODOLOGY

How a teacher can effectively present a new vocabulary item? Peter Hubbard *et al* make five recommendations in this respect:

1. Teach and practice the word in spoken form first, otherwise your students will try to pronounce the words as they are written.
2. Unless you only want the students to have a passive knowledge of the lexical items, you must put them into context and get the students practise them.
3. As with teaching anything else, revision is essential, otherwise the new words you have taught will be forgotten.
4. Always check your students have understood the new words, no matter how they have been presented.
5. Students will remember new vocabulary better, if it is presented in a memorable way to start with.[1]

Let us discuss these first four points in the light of the fifth one, which is already directly concerned with our topic:

Marfat.com

manages to teach 300 words with this method. Moreover, he facilitates hundreds of other words, which have been used by him in order to analyse these 300 words.

This system, as explained above, is a wonderful sharpener of memory. Apart from my own experience, I can give scores of examples, out of my colleagues and students, who have improved their language acquisition faculty to a considerable extent. Here is an interesting example:

An F.Sc. student of mine failed in all the three science subjects (Physics, Chemistry and Mathematics), but secured distinction in English in Rawalpindi Board, obtaining 137/200 marks. The only reason behind this dichotomy was that I, as his teacher of English, had given him an orientation in the use of mnemonics in learning English language, particularly vocabulary.

REFERENCES

1. Lorayne, Harry; Develop A Super Power Memory; New York English Library Ltd; 1963; P.107
2. Ibid; P.107
3. Ibid; P.11o
4. Op cit; P.40
5. Op cit; P.110
6. Op cit; P.47

Marfat.com

a. Word : CAVIL

Word Link : CRITICIZE

Memory Key : The U.S. CAVALry (CAVIL) was CRITIZED at Custer's defeat at Little Big Horn.

b. Word : WREAK

Word Link : DAMAGE

Memory Key : A fire that causes DAMAGE will REEK (WREAK) for hours.

c. Word : SUBVERT

Word Link : OVERTHROW

Memory Key : An OVERTHROWn Submarine can cause a condition called SUBVERTigo (SUBVERT).

d. Word : CATALYST

Word Link : STIMULUS

Memory Key : The cow, seeing its name on the slaughter-house CATTLE LIST (CATALYST) was STIMULATED to run away.

e. Word : HYBRID

Word Link : MIXTURE

Memory Key : Scientists sometimes MIX genes to produce a HIGH BREED (HYBRID) of a particular animal.

In view of the limited space, we have selected only five examples, whereas Peter Funk

Marfat.com

from English --- our target language. Here is an example from Jerry Lucas:

> The English word 'peduncle' means 'a flower stalk'. See yourself having paid your uncle a flower stalk instead of money, and you have both a reminder of the pronunciation of the word and its meaning.[6]

We see that there is an amazing phonic similarity between 'peduncle' and 'paid uncle', and a memorable image is there, of paying flower stalks to uncle.

THE MEMOERY KEY SYSTEM

The predecessors of Peter Funk used unfamiliar words, their substitute words and meanings as discrete items. Their associations were very clear, but they were not developed into the form of a sentence; only the associative image was explained. Peter Funk gave this system a more appropriate shape by mnemonically connecting the target word, the substitute word and meaning into the form of a sentence. To this sentence he gives the name of 'Memory Key'. He also uses the term 'Word Link' instead of the word 'Meaning'. Let us, now, take at least his five examples out of his book, 'Word Memory Power In 30 Days' (Chapters 3 & 4):

Marfat.com

b. Visual (i.e. memory through images)

c. Kinesthetic (i.e. memory through senses)

We have mentioned both kinds of divisions (i.e. episodic/semantic and verbal/visual/kinesthetic), since all these terms are auxiliary in understanding the ideas relating to memory.

Verbal, visual and kinesthetic memories are interdependent, but in different situations one dominates the others. For example, in episodic memory, visual and kinesthetic dimensions are dominant, whereas, in semantic memory, verbal aspect is dominant. Visual and kinesthetic memories are more permanent. So, what we have to do for sharpening verbal memory, is that we have to devise some memory aids wherein visual and kinesthetic aspects should be dominant. Looking for homophonic words for foreign words is a kinesthetic memory aid, as it uses aural sense, and establishing a connection between homophonic word and the meanings of the foreign words is a visual one, as it creates visual images.

The two examples given above were from Spanish language; English was taken as mother language, since the writer himself was an English native, writing for his own language community. Now, let us be more relevant, and take examples

Marfat.com

Memory'. Then almost every memory expert adopted this idea. Jerry Lucas further explained this idea in his masterpiece 'The Memory Book' in 1973. In 1982, a renowned linguist, Peter Funk, wrote a remarkable book, 'Word Memory Power In 30 Days', on this subject. With these informations in view, let us further probe into some other concepts involved in this system.

MORE ABOUT MEMORY

In order to acquire a practicable command over the above-mentioned mnemonic system, some more facts about memory would be of immense help. There are two major divisions of memory:

a. Episodic memory

b. Semantic memory

"Episodic memories", writes Dr.J.Minninger, "are personal, autobiographical reminiscences of experience, which occurred directly to you. Semantic memories are pieces of data about the external world, linguistic or mathematical, for example, which you learn, but which are not personal experiences."[5] Obviously, we are concerned with semantic memory here.

Another division of memory, as given by the same writer, is:

a. Verbal (i.e. memory through words)

Marfat.com

skips over to (or tries to find out) some familiar word/s having a similar sound pattern. This is a natural process, as writes Jerry Lucas, "The substitute word idea can be applied to any word of any language. There is no word that does not sound like, or make you think of, something of your language."[4] These homophonic words of one's own language are substitute words for unfamiliar words, as 'airman' for 'hermano' and 'plume' for 'pluma'.

c. Then, comes the stage of meaning, as 'brother' and 'pen' in the above examples. The meaning, which is a counterpart of its respective foreign/new word, is mnemonically linked up to substitute word, as 'brother' to 'airman' and 'pen' to 'plume' in the examples above.

Briefly, the substitute word system has got three stages:

a. Foreign/unfamiliar word stage
b. Homophonic/substitute word stage
c. Meaning linking stage

This system is not a haphazard one. It is linguistically well thought out on sound psychological basis. Harry Lorayne first presented this idea in 1958 in his book 'Develop A Super Power

Marfat.com

vocabulary. Keeping English in mind as a mother language, he explains his system thus, "To remember a foreign word and its English meaning, associate the English meaning to your substitute word for the foreign word."[3] Then, he goes on to elucidate his system through examples. Here are two of them:

a. The Spanish word 'hermano' (pronounced air-mon-o) means 'brother'. The Spanish word 'hermano' is homophonic with the English word 'airman'. If somebody visualizes one's brother as an airman, one can effortlessly recall its Spanish homophonic word 'hermano'.
b. 'Pluma' means 'pen' in Spanish. One could see oneself writing with a 'plume' instead of pen. The word 'plume' would instantaneously remind him of 'pluma'.

If we meticulously look into these examples, we can easily understand the technique used in them:

a. Initially, we come across a new word. We try to pronounce it to a reasonable extent and, thus, we are in a position to grasp its sound pattern.
b. After grasping the sound pattern of that particular word, our mind automatically

Marfat.com

MNEMONIC DEVICES (II)

The mnemonic devices, discussed in the preceding chapter, were mostly concerned with spellings. The meanings, where necessary, were discussed with the references to spellings. In this chapter, we are going to explain another method of learning a new word and its meaning. We shall focus on this method for storing new words in long term memory.

INTELLIGIBILITY

Explaining the nature of the problem involved in learning a foreign language, an eminent memory expert, Harry Lorayne, writes, "A word in a foreign language is nothing but a conglomeration of sounds to anyone who is not familiar with the language."[1] In order to present a solution to this problem, he quotes Spinoza as saying, "The more intelligible a thing is, the more easily it is retained in the memory, and, contrariwise, the less intelligible it is, the more easily we forget it."[2]

SUBSTITUTE WORDS SYSTEM

Harry Lorayne suggests the system of 'substitute words' for learning foreign or difficult

Marfat.com

Intelligent learners with poetic taste can versify many rules like these.

REFERENCES

1. Yepsen, R.E. ; How To Boost Your Brain Power; Thorsons Publishers, Northamptonshire; 1987; P.153
2. Budworth, Geoffrey; The Right Way TO Improve Your Memory; Elliot Art Printers Surrey, U.K. ; P.49
3. Ibid
4. Lucas, Jerry; The Memory Book; Hallantine Books, New York; 1983; P.11
5. Op cit; P.51
6. Ibid; P.56
7. Ibid; P.108
8. Ibid; P.124
9. Op cit; P.44
10. Op cit; P.123
11. Ibid
12. Ibid

Marfat.com

d. A common mistake is to use ‘togather’ instead of ‘together’. An interesting device can be to break the correct word ‘together’ into three words, i.e. ‘to-get-her’.

e. If ‘principal’ and ‘principle’ are confused, a very simple device would make it clear, that ‘principle’ means ‘rule’ and both the words have an ‘le’ ending.

5. RHYMES

a. Mnemonic rhymes are also of special interest to the mnemonists, as writes Maxwell Nurnberg, “.... the system of remembering with rhyme’s artful aid has been an accepted teaching method since early times”.[10] He goes on to give poetic examples of it. Here is one of them, which explains an orthographic rule:

   ‘I’ before ‘e’
   Except after ‘c’
   Or when sounded as ‘a’
   As in ‘neighbour’ and ‘neigh’.[11]

b. The same writer further clarifies the rule by giving another version of it:

   ‘I’ before ‘e’
   When sounded like ‘ee’
   Except after ‘c’.[12]

Marfat.com

4. REMOVING CONFUSIONS

a. Mnemonics works wonders where a confusion is to be removed between two confusing words. Maxwell Nurnberg discusses two words in which even most of the Americans get confused - 'stalagmites' and 'stalactites', which are fingerlike substances, found in caves. But how to differentiate them. "A mnemonic device does it", writes Maxwell Nurnberg, "and does it for ever. 'Stalactite', the word with the 'c' in it, comes down from the ceiling of the cave. 'Stalagmite', which has 'g' in it grows up from the ground."[8]

b. Geoffrey Budworth distinguishes between 'stationery' and 'stationary' by associating 'stationery' with 'paper', as both the words have 'e' in common; and 'stationary' with its meaning 'standing still', as there is a common 'a' in these two words.[9]

c. 'Canon' and 'cannon'; are frequently confused. 'Canon' has two 'ns' as has its Arabic, Urdu or Persian equivalent 'Kanoon'. A good thing about confusing words is that if the sense of one word is mnemonically specified, the other one automatically gets clear.

Marfat.com

(2) Subtracting a letter from a word and reordering it in order to form a new word, e.g. :

caper - r = step answer = pace

Other five examples are:

i- bromide - e = diseased
ii- entrails - r = outstanding
iii- jumping - j = to attack
iv- retain - a = inactive
v- murder - r = to object

Answers: i- morbid ii- salient
iii- impugn iv- inert v- demure

c. Maxwell Nurnberg introduces yet another variation of his vocabagrams. He puts two words together and, then, reorders their letters to create a new word, e.g.: [7]

quit + net = a set of five answer = quintet

Some other examples can be:

i- cheat + mob = great sacrifice
ii- buy + tied = doubt
iii- cool + port = ceremonial procedure
iv- day + rim = at least 10,000
v- mad + mile = quandary

Answers: i- hecatomb ii- dubiety
iii- protocol iv- myriad v- dilemma.

Marfat.com

the castle answer = moat

Here are five other such words;

i-	coiled	:	submissive
ii-	attic	:	unspoken
iii-	conical	:	brief
iv-	relating	:	essential
v-	talent	:	lying hidden

Answers: i- docile ii- tacit
iii- laconic iv- integral v- latent.

c. The same writer (Maxwell Nurnberg) further develops these mnemonics-oriented-exercises --- vocabagrams, in two ways:

(1) Reordering a word and adding a letter to it in order to form a new word, e.g.:

Overeat + n = make new answer = renovate

Here are five other such words;

i-	amulets	+ i	=	feign
ii-	dried	+ e	=	ridicule
iii-	lines	+ a	=	salty
iv-	scales	+ o	=	comfort
v-	scene	+ r	=	container for burning incense

Answers: i- simulate ii- deride
iii- saline iv- solace v- censer

Marfat.com

many cases, reversing or reordering creates new words, for example:

cat	act
tub	but
saw	was
moor	room
eat	tea
Nile	line
mile	lime

3. VOCABAGRAMS

a. Maxwell Nurnberg has fully elaborated the concept of alphabetization in his book 'All About Words'. In chapter 3 of this book, he devises an excellent exercise under his own coinage, 'vocabagrams' about which he claims, "... we believe this game will painlessly increase or sharpen vocbu-lary....".[5] He provides his readers with 20 words, which, if alphabetically reordered, form other words. He writes the first word and, in front of it, the meaning of the second word, which is to be guessed by the learner through the meaning and the spellings of the first word. He gives two examples: [6]

i- wary : twisted answer = awry
ii- atom : a ditch around

Marfat.com

into a sentence form. R.B.Yepsen refers to a sentence, which medical students use to memorize the names of eight wrist bones, "Never Lower Tillie's Pants, Mother May Come Home."[1] The initial letters here, i.e. NLTPMMCH, represent the wrist bones --- navicular, lunnate, triangular, pisiform, multiangular (greater), multiangular (lesser), capitate and humate. The sentence above can act as a catalyst to memorize the names of these bones. Geoffrey Budworth cites a similar sentence, which gives initial letters of the words which stand for six basic elements of driving technique, "Can My Safety Be Given Away."[2] The letters CMSBGA stand for:

1. course	4. brakes
2. mirror	5. gear
3. speed	6. acceleration

2. ALPHABETIZATION

Jerry Lucas, "the basket-ball-star-turned memory expert",[3] mentions his own habit of 'alphabetization' according to which he reverses or reorders the letters of words and, as he writes, "Thanks to this mental habit, I could spell amazingly well...".[4] His basic concept is that in

Marfat.com

MNEMONIC DEVICES (I)

Spellings and meanings of new English words usually cause embarrassment for our Pakistani learners. Pronunciation, despite its being an integral part of this triangle, does not present any serious problem, as it hardly impedes communication. The problems of spelling and meanings can effectively be overcome through the use of mnemonics. Let us discuss some devices, which help us particularly in these two areas:

1. ACRONYMS

a. If a student of English in Allama Iqbal Open University asks us about the number and identification of English vowels, we can satisfy him by giving the acronym AIOU and placing the first letter of his subject 'E' between 'A' and 'I'--- AEIOU. Moreover, in order to further imprint these words in his mind, we can give him three more words wherein all these five vowels are present in the same alphabetical order; abstemious, arsenious, facetious.

b. Sometimes, initial letters of difficult words are picked up and a series of familiar words is created. Then, these words are rearranged

Marfat.com

4. Atkinson, J., E.Berne & R.S. Woodworth; A Dictionary Of Psychology; Batra Art Printers, New Delhi; 1988; P.285
5. Budworth, J; The Right Way To Improve Your Memory; Elliot Art Printers, Surrey, U.K. ; P.39
6. A Dictionary Of Psychology; P.274
7. Minninger,D.J. ; Total Recall; Thorsons Publishing Group, Northamtonshire; 1987; P.83
8. Ibid
9. Ibid
10. Ibid; P.83 – 85
11. Funk, Peter; Word Memory Power In 30 Days; Dell Publishing Co., New Delhi; 1982; P.13

Marfat.com

especially vocabulary. Even Chomsky, the founder of Transformational Generative Grammar, has given the concept of LAD (Language Acquisition Device), which is purely based upon the use of mnemonics through the law of association.

GIST OF THE DISCUSSION

Peter Funk (the famous linguist who writes in Reader's Digest under 'It Pays To Enrich Your Word Power') presents the gist of mnemonics in these words:

> An apparently effective way of converting easily forgotten short term memory into the more enduring long term memory, is to make a connection between the two; that is, connect a new piece of information with information already stored in long term memory. [11]

In the coming pages, we shall consider the mnemonic devices, which can be used in learning English words and retaining them in long term memory for ever.

REFERENCES

1. How To Build A Better Vocabulary; P.122
2. Ibid
3. Hamilton, Edith; Mythology; New American Library, London; P.37

Marfat.com

	Immediate Memory	Short Term Memory	Long Term Memory
Capacity	Thousands	Seven Things	Infinite
Duration	Two Seconds or Less	30 Seconds or Less	For Ever

Evidently, learning a new language is concerned with long term memory. So, the function of mnemonics is to help long term memory in retaining unlimited number of words for ever.

MNEMONICS: AN AUTHENTIC ART

Mnemonics is not a hotchpotch of haphazard ideas. It is reliable art taken up for serious studies by most prominent figures through ages. For a brief survey of its history Dr.J.Minninger's book 'Total Recall' (pages 61 to 69) and for a detailed study Frances Yates's book 'The Art of Memory' (complete book) can be consulted, as in this limited scope, we cannot afford to go into the historical details of the art. Here, only this would suffice to do that during the period 1960s onward, linguists like Jerry Lucas, Harry Lorayne, Maxwell Nurnberg, Peter Funk and Morris Rosenblum have developed an added interest in the art of memory by relating it to language learning processes,

Marfat.com

as discussed by Joan Minninger in his book, "Total Recall" :

a. **Immediate Memory**: "Immediate memory", writes Dr J.Minninger, is the memory "that lasts about two seconds and lets us do continuous activities -- walk across a room or read a sentence." [7]

b. **Short Term Memory**: "Short term memory", according to the same writer, "is recent --- the last few minutes, hours, days. You could probably say what you ate for breakfast yesterday and, just may be, the other day, but asking you a week or a month from now would be fairly useless, unless it was a very special breakfast." [8]

c. **Long Term Memory**: "Long term memory", he goes on, "is the select filling cabinet where we would like all those pesky names, dates and numbers to end up. When we talk about remembering, we are usually talking about long term memory." [9]

Despite the vagueness impending upon this aspect of psychology, Dr.J.Minninger gives a detail about capacity and duration of retention in all the three kinds of memory.[10] Here is a tabular presentation of his ideas:

Marfat.com

Mnemosyne, the name of the Greek goddess of memory, leads us back into the etymological background of the word 'mnemonics'. According to Edith Hamilton, Mnemosyne was the mother of nine Greek goddesses of Fine Arts, known as Muses: "Muses were nine in number, daughters of Zeus and Mnemosyne, memory."[3] This simple quotation is sufficient for us to infer that memory is the mother of entire human knowledge. Hence, it would be wise and highly advantageous to devise ways and means to sharpen memory, and enhance its retention power. Mnemonics, therefore, as defined by Dictionary of Psychology, is "the art of improving the memory with the aid of artificial systems."[4] Geoffrey Budworth gives a relatively more comprehensive definition, "Mnemonics (pronounced nee-mo-nics) are devices such as rhymes, acronyms (code words) or other letter and word arrangements to assist remembering."[5]

MEMORY

In order to further elucidate the concept of mnemonics, it would be more expedient to learn some basic and auxiliary facts about memory. Dictionary of Psychology defines memory as, "the totality of past experiences that can be remembered".[6] There are three stages of memory,

Marfat.com

LAW OF ASSOCIATION

Every learner of a new language uses all or some of the above mentioned five methods. If we probe into the basic concepts of these methods, an exciting fact comes to limelight that all of these methods are based upon 'law of association', according to which we travel from familiar to unfamiliar, that is, we try to establish an association between the known and the unknown.

MNEMONICS: A WORD ANALYSIS

Keeping in view the above five approaches to vocabulary and law of association, let us now analyse our target word 'mnemonics'. Maxwell Nurnberg gives a morphological analysis of this word:

> Mnemonics (m is silent) comes to us from the Greek root MNE, to remember. We can fix the meaning of this word right away by associating it with words that cluster around the root MNE. A person, who suffers from 'amnesia', has lost his memory, the prefix 'a' uttering a decided 'no'. A government that offers 'amnesty' to a group of rebellious citizens, is really saying, "Let us forget it." The Greek goddess of memory was Mnemosyne, a fickle lady."[2]

Marfat.com

c. At times, mere breaking of words into smaller units determines their meanings. If the word 'sometimes', for instance, is divided into two recognizable units, 'some' and 'times', it would become easier even for children to grasp.

d. Morphologists delve deep into the roots of words, and study word clusters. For example, the root 'spec', 'spect' or 'spectro', which means, 'to watch', 'see' or 'observe', leads us to understand the words like 'spectacle', 'spectacular', 'spectator', 'specter', 'spectral', 'spectrogram', 'spectrum', 'spectroscope', 'spectrophone', 'spectrohelioscope', 'spectrometry', 'spectroheliograph', 'spectrophobia', 'species', 'special', 'specialist', 'specimen' and 'specious' etc. This is highly academic approach to vocabulary building.

e. Some words have got their etymological roots in history. When their past is unveiled, they become easy to grasp. For example, the words 'Achilles' heel', 'Herculean task', 'Olympic' or 'Pandora's Box' can be well understood and retained in memory with reference to their historical background.

Marfat.com

MNEMONICS: WHAT AND HOW ?

FIVE APPROACHES TO VOCABULARY BUILDING

All of us use various ways to get into the meaning of a word. Maxwell Nurnberg has beautifully summarized our general approaches to meanings of words: * [1]

a. We always come across a word in a context through reading or listening. When we recall the context, we are mostly able to recall the meaning of a particular word. It is quite a natural approach used by everyone.

b. Sometimes, we clinch the meaning of a word by identifying its prefix, e.g. the prefixes 'bi' (two) and 'mono' (one) in the words 'bicycle' and 'monologue' facilitate the meanings of these words.

- **N.B.** : For detailed study of these approaches the following books can be consulted:

a. Instant Word Power: By Norman Lewis.
b. Word Power Made Easy: By Norman Lewis.
c. 30 Days To A More Powerful Vocabulary: By Wilfred Funk & Norman Lewis.
d. Six Weeks To Words Of Power: By Wilfred Funk.
e. Super Word Power: A collection of different essays by different writers.
f. Instant Vocabulary: By Ida Ehrlich.

Note: For publishers please see bibliography.

Marfat.com

REFERENCES

1. Nurnberg, Maxwell & Morris Rosenblem: How To Build A Better Vocabulary; Fawcett Popular Library, New York; 1961; P.11
2. Ibid
3. Burton, S.H. : Mastering English Language; Macmillan, London; 1986; P.99
4. Nurnberg, Maxwell & Morris Rosenblum: All About Words; Goyl Saab Publishers, New Delhi; 1988; P.17

Marfat.com

its meaning is more important than having a timely and nodding acquaintance with it. Feeling the gravity of this situation Maxwell Nurnberg writes, "In vocabulary building, the problem is not much finding new words or even finding out what they mean, the problem is to remember them, to fix them permanently in your mind."[4]

In this Research Paper, therefore, I have taken up the question of remembering English words whose pronunciation, spellings and meanings all are alien to our Pakistani learners. The level of learners in my mind is that of B.A. students and above whose major needs are:

a. appearing in, and getting through, college/ university and competitive examinations
b. being able to correspond, transact and communicate effectively
c. getting prepared for further academic research/studies

My studies and experience have convinced me that through the use of mnemonics (memory aids) one can overcome these problems. I have made an attempt to apply them to our learning situations. I hope that my work would lessen the fear of English among our Pakistani students and accelerate their pace in its acquisition.

Marfat.com

This vastness of the English vocabulary is so problematic that it ramifies itself in many directions, e.g. :

1. problems in pronunciation
2. problems in spelling
3. problems in borrowed and foreign words
4. problems in word clusters:
   a. words having the same morphological root
   b. synonyms
5. problems in verb forms and plurals
6. problems in acronyms or other invented words
7. problems in historical growth of words and their meanings

Elizabeth, Morse-Cluley and Richard Read point out 59 problematic areas of the English vocabulary in their book 'Power Vocabulary' (1988).

b. The other problem is a psychological one. Unless perpetually repeated, we usually tend to forget most of the information stored in our memory. Due to this reason, a learner has to consult a dictionary again and again. This repeated recourse to dictionary is highly tedious job, especially for a foreign learner.

In the presence of all these problems, it can be said vociferously that remembering a word and

Marfat.com

WHY MNEMONICS ?

A foreigner, who learns English as a foreign language, initially faces two major problems:

a. English is a global language, and in Mario Pei's words, "Very roughly speaking, the total number of English words is about one million. Rare indeed is the man who is acquainted with more than 100,000 of that total number."[1] If luckily, someone knows 100,000 words, he can rightly be regarded a specialist, otherwise a common user hardly crosses the limit of 30,000. In the same writer's words, every common user "is often enough faced with many thousands of additional words which, he must admit, he does not know, if he is willing to be honest with himself." [2]

S.H.Burton, trying to be more specific about the English vocabulary, writes, "The Oxford English Dictionary lists about half a million words.... Outstanding linguists may have a vocabulary of, perhaps, 25,000 or 30,000 words. An average educated vocabulary is estimated at 12,000 to 15,000 words."[3]

These statements of the linguists reveal that English has got a vast vocabulary, and its mastery is an uphill task.

Marfat.com

sure that you will feel compactness in the book despite its brevity. You can expand its material upto many books, if you desire.

This book is more of practical than mere theoretical nature. Try to adapt your habits to the rules described in it. You will see that you will be able to learn not only English but also any new language quite easily. If you are more serious about this subject, and want to study and practise the rules given in the books mentioned in the 'Bibliography' of this book, then, rest assured that incredible achievements are waiting for you.

Abdul Ghani,
Rawalpindi,
28th March 1999.

Marfat.com

confidence that if my final Research Paper is submitted on the same subject, it would elicit acceptance from the learned community. Then, what happened next was the same as I expected. The teachers, the students and the researchers gave me a highly appreciative response, and their insistence on its publication was so strong that, despite my unavoidable commitments, I made up my mind to publish this brief book.

The task of the publication of this book could have been completed quite earlier, but the Urdu-readers (especially students) started a demand for its translation into Urdu as well, to the benefit of those who are not well-versed in English. I entrusted this task to one of my learned companions, Mr. Muhammad Ishtiaq Malik, who did it quite devoutly and industriously. Thus, we are proud of offering this material also to the Urdu-readers. Doubtlessly Mr. Ishtiaq Malik deserves special thanks for this effort.

The readers might feel that the book is brief. Actually, it is intended for the teachers of English, and the material of the original thesis has been kept intact: no effort has been made to incorporate more research material. Some limited additions are only in the introductory and explanatory material. The pattern of references has also been altered. I am

Marfat.com

PREFACE

The book in view, with some additions and changes, consists of the research and creative material, which I submitted to Allama Iqbal Open University, Islamabad, in the Research Paper for M.A. in Teaching English as a Foreign Language. When I selected this uncommon topic for my research work, the teachers were taken aback, rather most of them regretted to supervise my research. But thanks to the knowledge-loving Professor, Mr. Abdul Hafeez, who shouldered the responsibility of becoming my supervisor. Thus, this topic was saved from rejection.

To me, the selection of this topic was not timely or incidental. The Mind Sciences have ever remained my prime interest. Mnemonics, therefore, is no exception. By Allah's grace, this is the science, which has brought about surprizing successes in my life right from nursery upto Ph. D. level. I have ever been cherishing the desire to manage maximum advantage for the friends out of this fountain of bliss.

During the initial courses of M.A. in TEFL, I had acquired outstanding positions through the use of mnemonic system. So, I held a robust

Marfat.com

provided guidance for students to enhance and retain their word power. This book is first ever effort to open new avenues hitherto unknown in Pakistan, for which the author will be remembered as a pioneer in this field.

Prof. Hassan Akhtar,
Head of the English Department,
Govt. College of Commerce,
Rawalpindi.

Marfat.com

Iqbal Open University, Islamabad. His thesis of M.Phil has received a wide acceptance among the educated circles and has been acknowledged higher than the M.Phil level. This thesis is under publication by Bazm-i-Iqbal, Lahore. This is indeed a feather in his cap, which speaks volumes for the author's love for knowledge and determines the magnitude of his multi-dimensional figure. These days he is doing his Ph.D. on the topic of 'An Evaluation Of The English Translations Of Iqbal's Poetry'.

His message to those who rally around him is to acquire maximum knowledge. He is a source of inspiration for thousands of youth, who through his motivation and guidance have acquired higher academic qualifications in different areas of knowledge. He has a sizable library consisting of thousands of rare books and his place is a nucleus of educational activities. His full time concentration on self-education and education of his friends and followers will Insha Allah bring about a millenium at least for those who benefit from his company.

Ever since as a student of English language and literature, Phonetics and Mnemonics have constantly been areas of his special interest. He made headways in these fields. His present book on Mnemonics forms his unique contribution to learning in general and learning English vocabulary in particular. Professor Abdul Ghani has paved a way for the future researchers and has

Marfat.com

ABOUT THE AUTHOR

Mr. Abdul Ghani, the Assistant Professor of English at Government College Kallar Syyidan, District Rawalpindi, is a well-known figure in the world of knowledge. It is because of his temperamental affinity with the acquisition and dissemination of knowledge that he passed C.S.S. Examination with distinction, but chose to remain with books. Thus he sacrificed worldly perks and privileges on the altar of knowledge. He is by nature an educator and a voracious reader. It would be quite pertinent to mention here that it was his illustrious father who cultivated and developed a continuous quest for knowledge in his promising son. It is this quest for knowledge that became instrumental in transforming Prof. Abdul Ghani into a man of immense erudition.

He applied forty-four years of his life to an incessant pursuit of education. He holds three Master Degrees (English, Urdu, and History) from University of the Punjab, Lahore, one (Persian) from Quaid-i-Azam University, Islamabad and one (TEFL) from Allama Iqbal Open University, Islamabad. He, therefore, holds five Master Degrees. The most remarkable thing in this connection is that he acquired distinctions in all the five M.As in their respective Universities.

He is a research scholar as well and has also completed his M.Phil in Iqbaliyat from Allama

Marfat.com

CONTENTS

1. ABOUT THE AUTHOR	2
2. PREFACE	5
3. WHY MNEMONICS ?	8
4. MNEMONICS: WHAT AND HOW ?	12
5. MNEMONIC DEVICES (I)	19
6. MNEMONIC DEVICES (II)	28
7. TEACHING METHODOLOGY	36
8. EPILOGUE	46
9. RECOMMENDATIONS	48
10. BIBLIOGRAPHY	50

Marfat.com

Marfat.com

Dedicated to
My dear brother
RIAZ AHMED
Alias '*Brathraan*'

By nature you are pure and refulgent,
And illumine the eyes of firmament;
Houris and angels are your helpless preys,
Of King of All (S.M.) you are a hawk potent.

IQBAL

Marfat.com

All Rights Reserved

First Edition	1999
Quantity	1,000
Price	Rs.175/-
Printer/Publisher	Fazal-e-Rabbi Printers, Basement Khurshid Palace, Kashmir Road, Saddar, Rawalpindi.

Marfat.com

The Easiest Approach To
The English Language

MNEMONICS
AND
THE ENGLISH WORDS

By

Prof. Abdul Ghani

Fazal-e-Rabbi Press
Basement Khurshid Palace, Kashmir Road, Saddar, Rawalpindi.

Marfat.com